اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

مشکوۃ

MONTHLY MISHKAT
MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA
BHARAT

اس شمارہ میں خاص

- خلافت اور قیام نماز
- قادیان کی عظمت اور ترقی
- Dr. Mohammad Abdussalam a true devout of Khilafat
- Hazrat Ch Sir Mohammad Zafrullah Khan[RZ] a true devout of Khilafat

جلد 6 | مئی 2022 - ہجرت 1401 - شوال / ذی القعدہ 1443 | شمارہ 5

MAKHZAN
TASAWEER
IMAGE LIBRARY

مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد کشمیر کے مقامی اجتماع کا ایک منظر

مجلس خدام الاحمدیہ آسنسور مثالی وقار عمل کرتے ہوئے

اجلاس مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کولگام کے بعد ایک گروپ فوٹو

Stop WW3 Campaign مجلس خدام الاحمدیہ غنچہ پاڑا، کٹک کا منظر

STOP WW3 CAMPAIGN

مجلس اطفال الاحمدیہ بھونیشور اڈیشہ کے مناظر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ

مشکوٰۃ

MONTHLY MISHKAT

"قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح
کے بغیر نہیں ہوسکتی"

(بانی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان
MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA BHARAT

نگران: کے طارق احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

فہرست مضامین

اداریہ	2
قرآن کریم / انفاخ النبی / کلام الامام المہدی / امام وقت کی آواز	3
خلاصہ خطبات جمعہ ماہِ مارچ 2022ء	4
خلافت اور قیام نماز	8
قادیان کی عظمت اور ترقی	14
بنیادی مسائل کے جوابات	20
سائنس کی دنیا	24
Health Corner	25
بزم اطفال	26
ملکی رپورٹس / گوشۂ ادب	27
Dr. Mohammad Abdussalam a true devout of Khilafat	35
Hazrat Ch Sir Mohammad Zafrullah Khan[RZ] A True Devout of Khilafat	37
Summary of the Friday Sermon on 25th March 2022	40

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

ایڈیٹر
نیاز احمد نائک

نائبین
تبریز احمد سلیجہ، اطہر احمد شمیم
ریحان احمد شیخ، محمد کاشف خالد

مینیجر
سید عبدالہادی

مجلس ادارت
بلال احمد آہنگر، مرشد احمد ڈار
عمر عبدالقدیر، ناصر الدین حامد
صالح احمد، اعجاز احمد میر

ڈیزائننگ
محمد ضیاء الدین، کامران شریف
نیّر احمد، صباح الدین شمس

دفتری امور
سید حارث احمد، مجاہد احمد سلیجہ

مقام اشاعت
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک	₹ 220
بیرون ملک	$ 150
قیمت فی پرچہ	₹ 20

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

رہے گا خلافت کا فیضان جاری

اسلام کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے۔ ہمیشہ اسلام نے خلافت کے ذریعہ ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسلام کی ترقی خلافت کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ خلافت حبل اللہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ اس رسی کو مضبوطی سے پکڑنا اور پکڑے رکھنا ہمارا فرض ہے۔ آج مسلمانوں کے انتشار اور اور تنزل کی بنیادی وجہ خلافت کی عدم موجودگی ہے۔ اس بات کو مسلمان اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ انکی بقا اور ترقی کی ضمانت خلافت سے وابستگی میں پنہاں ہے۔ اسلئے اس کے قیام کے لئے انہوں نے سر توڑ کوششیں کیں۔ اور ہر فورم پر اس کے لئے گوہار لگائی۔

علامہ اقبال نے کہا

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب وجگر

لیکن قیام خلافت کا کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنی قدرت اولیٰ یعنی آنحضرت ﷺ کی پیروی میں ظلی نبوت عطا فرمائی اور آپ کی وفات کے بعد قدرت ثانیہ یعنی خلافت کا قیام عمل میں آیا۔ آج تک جماعت احمدیہ اس آسمانی قیادت کے زیر سایہ ترقیات کی منازل طے کر رہی ہیں۔ خلافت کی برکات وفیضان کا یہ چشمہ تا قیامت جاری رہے گا اور جو ایمان اور صحت نیت کے ساتھ اس در پر دستک دینگے وہ فیوض و برکات سے متمتع ہونگے۔ اور خدا اور اسکے فرشتوں کا فیض غلامان خلافت کو پہنچتا رہے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ملائکہ سے فیوض حاصل کرنے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلفاء سے مخلصانہ تعلق قائم رکھا جائے اور ان کی اطاعت کی جائے چنانچہ ... طالوت کے انتخاب میں خدائی ہاتھ کا ثبوت یہی پیش کیا گیا ہے کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نئے دل ملیں گے جن میں سکینت کا نزول ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ کے ملائکہ اُن دلوں کو اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔ گویا طالوت کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے نتیجہ میں تم میں ایک تغیر عظیم واقع ہوجائے گا۔ تمہاری ہمتیں بلند ہوجائیں گی۔ تمہارے ایمان اور یقین میں اضافہ ہوجائے گا۔ ملائکہ تمہاری تائید میں کھڑے ہوجائیں گے اور تمہارے دلوں میں استقامت اور قربانی کی روح پھونکتے رہیں گے۔ پس سچے خلفاء سے تعلق رکھنا ملائکہ سے تعلق پیدا کر دیتا اور انسان کو انوارِ الٰہیہ کا مہبط بنا دیتا ہے۔'' (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۵۶۱)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رکھے اور ہمیں خلافت کے فیوض و برکات سے وافر حصہ عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔ ❁❁❁

(نیاز احمد نائک)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (البقرہ:255)

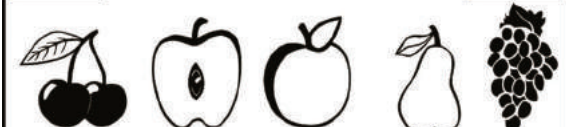

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰى وَ مَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ

(الشوریٰ:24)

ترجمہ: یہ وہی ہے جس کی اللہ اپنے اُن بندوں کو خوشخبری دیتا رہا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے۔ تُو کہہ دے مَیں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، ہاں تم آپس میں اقرباء کی سی محبت پیدا کرو۔ اور جو کسی (معدوم) نیکی کو اُجاگر کرتا ہے ہم اس میں اسکے لئے مزید حُسن پیدا کر دیں گے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بہت ہی شکر قبول کرنے والا ہے۔

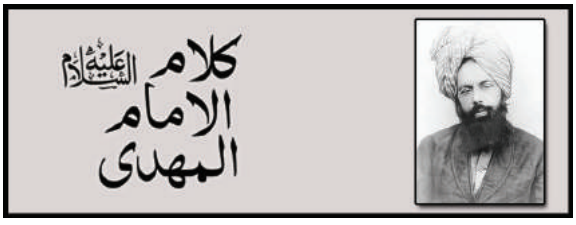

حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”یاد رکھو جو شخص سختی کرتا ہے اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آکر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمے سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پُورا جنون ہو سکتا ہے۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۶-۱۲۷۔ ایڈیشن ۱۹۸۴ء)

آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے۔ نرمی کو پسند کرتا ہے۔ نرمی کا جتنا اجر دیتا ہے اُتنا سخت گیری کا نہیں دیتا بلکہ کسی اور نیکی کا بھی اتنا اجر نہیں دیتا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب فضل الرفق حدیث نمبر 6601)

ایک اور مقام پر فرمایا: جو نرمی سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔

(مسلم، ص 1072، حدیث: 6598)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”روایات میں ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک شخص ھبار بن اسود نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ پر مکہ سے مدینہ ہجرت کرتے وقت نیزے سے قاتلانہ حملہ کیا۔ آپ اس وقت حاملہ تھیں۔ حملہ کی وجہ سے آپ کا حمل بھی ضائع ہو گیا۔ زخمی بھی ہوئیں، چوٹ لگی اور اس چوٹ کی وجہ سے آپ کی وفات بھی ہو گئی۔ اس جرم کی وجہ سے ھبار کے لئے قتل کی سزا کا فیصلہ ہوا۔ فتح مکہ کے موقع پر یہ شخص بھاگ کر کہیں چلا گیا مگر بعد میں جب نبی کریم ﷺ مدینہ واپس تشریف لائے تو ھبار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ رحم کی بھیک مانگتا ہوں۔ پہلے میں آپ سے ڈر کر فرار ہو گیا تھا لیکن مجھے آپ کا عفو اور رحم واپس لے آیا ہے۔ اے خدا کے نبی! ہم جاہل تھے، مشرک تھے، خدا نے ہمیں آپ کے ذریعہ ہدایت دی اور ہلاکت سے بچایا۔ مَیں اپنی زیادتیوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس میری جہالت سے صَرف نظر فرماتے ہوئے مجھے معاف فرمائیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اپنی صاحبزادی کے اس قاتل کو معاف فرما دیا اور فرمایا کہ جا اے ھبار! میں نے تجھے معاف کیا اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے تمہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پس جب آپ نے دیکھا کہ اصلاح ہو گئی ہے تو اپنی بیٹی کے قاتل کو بھی معاف فرما دیا۔“ (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ ۲۳ ستمبر ۲۰۱۶ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ 4 مارچ 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد یوکے

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کمالات و مناقب کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ کی تلاوت اور کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تاریخ طبری میں پہلے خلیفہ راشد کے انتخاب کے موقع پر حضرت حباب بن منذرؓ کی رائے تھی کہ چونکہ مہاجرین قریش انصار کے زیر سایہ ہیں اس لیے اس معاملہ میں انصار کا یہ فیصلہ تسلیم کیا جائے کہ ایک امیر انصار میں سے اور ایک امیر مہاجرین قریش میں سے ہو جبکہ حضرت بشیر بن سعدؓ کی رائے تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم قریش امارت کی زیادہ مستحق اور اہل ہے لیکن سنن کبریٰ للنسائی میں ہے کہ اس موقع پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ایک میان میں دو تلواریں نہیں ہوسکتیں نیز انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑ کر اُن کی تین خوبیوں کا حوالہ دیا کہ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یعنی اور جب وہ دونوں غار میں تھے تو وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ تو اس موقع پر غار میں کون دو اشخاص تھے؟ رسول اللہ ﷺ کا ساتھی کون تھا؟ رسول اللہ ﷺ اور کس کے ساتھ تھے؟ یہ کہہ کر حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی تو ساری قوم نے بھی حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی۔ یہ بیعت سقیفہ اور بیعت خاصہ کے نام سے بھی مشہور ہے۔

حضرت ابوبکرؓ نے بیعت عام والے دن ایک خطبہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! یقیناً میں تم پر والی مقرر کیا گیا ہوں لیکن میں تم میں سے سب سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کام کروں تو میرے ساتھ تعاون کرو اور کج روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دو۔ اگر میں اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کروں تو میری اطاعت کرو اور اگر میں نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت لازم نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اوّل اوّل حضرت ابوبکرؓ کی بیعت سے بھی تخلّف کیا تھا مگر پھر خدا جانے ایک دفعہ کیا خیال آیا کہ پگڑی بھی نہ باندھی اور فوراً ٹوپی سے ہی بیعت کرنے آ گئے اور پگڑی پیچھے منگوائی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے دل میں خیال آ گیا ہوگا کہ یہ تو بڑی معصیت ہے اسی واسطے اتنی جلدی کی۔

حضرت ابوبکرؓ کو ابتدا میں ہی پانچ قسم کے ہم و غم اور مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ (1) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور جدائی کا غم (2) انتخاب خلافت اور امت میں فتنے اور اختلاف کا خوف خطرہ۔ (3) لشکر اسامہ کی روانگی کا مسئلہ۔ (4) مسلمان کہلاتے ہوئے زکوۃ دینے سے انکار اور مدینہ پر حملہ کرنے والے جس کو تاریخ میں فتنہ مانعین زکوۃ کہا جاتا ہے اور (5) فتنہ ارتداد یعنی ایسے سرکش اور باغی جنہوں نے کھلم کھلا بغاوت اور جنگ کا اعلان کر دیا۔ اس بغاوت میں وہ شامل ہو گئے جنہوں نے اپنے طور پر نبی ہونے کا بھی دعویٰ کیا۔ خوف کی ان سب حالتوں میں مصائب اور فتن کا قلع قمع کرنے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو کامیابی عطا فرمائی۔

حضورِ انور نے دنیا کے موجودہ خوفناک حالات کے لیے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ اب تو ایٹمی جنگ کی بھی دھمکیاں دی جانے لگی ہیں۔ پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ اس کے نتائج اگلی نسلوں کو بھی بھگتنے پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان لوگوں کو عقل دے۔ اِن دنوں میں درود بھی بہت پڑھیں استغفار بھی بہت کریں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک وقت میں جماعت کو خاص طور پر تلقین فرمائی تھی کہ رکوع کے بعد کھڑے ہو کے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی دعا کیا کریں تو اس کو بھی آج کل بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ حسنات سے بھی نوازے اور ہر قسم کے آگ کے عذاب سے سب کو بچائے۔ (آمین)

حضورِ انور نے آخر میں مکرم ابو الفرج الحسنی صاحب آف شام کی وفات پر ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے ان کی جماعتی خدمات کا بھی تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کا نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

خطبہ جمعہ 11 مارچ 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے کمالات و مناقب کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکرؓ کو خلافت کے بعد جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اُن کا ذکر ہو رہا تھا۔ ان میں سے پہلی مشکل جو بیان کی گئی تھی وہ آنحضرت ﷺ کی وفات کا غم تھا۔ یہ پہلا نازک اور ہولناک مرحلہ تھا جب سارے صحابہ مارے غم کے دیوانے ہو رہے تھے۔ حضرت عمرؓ تو تلوار لے کر کھڑے ہو گئے تھے کہ اگر کسی نے کہا کہ محمد ﷺ وفات پا گئے ہیں تو مَیں اس کا سر تن سے جدا کر دوں گا۔ اس وقت حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کی عبادت کرتا تھا وہ سن لے کہ محمدؐ فوت ہو چکے ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے وہ خوش ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے اور کبھی فوت نہیں ہو گا۔ باوجود اُس بے انتہا محبت کے جو آپؓ کو حضورؐ سے تھی آپؓ نے توحید ہی کا درس دیا۔ کمال ہمت اور حکمت سے صحابہ کی ڈھارس بندھائی۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ وہ خیالات جو آنحضرتؐ کی زندگی کے بارے میں بعض صحابہ کے دل میں پیدا ہو گئے تھے (حضرت ابو بکرؓ نے) ایک عام جلسے میں قرآن شریف کی آیت کا حوالہ دے کر ان تمام خیالات کو دُور کر دیا۔

دوسرا بڑا کام جو آپؓ نے انجام دیا وہ انتخابِ خلافت کے وقت امتِ مسلمہ کو اتفاق و اتحاد کی لڑی میں پرونا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی وفات سے جو دوسرا بڑا خدشہ پیدا ہوا وہ سقیفہ بنو ساعدہ میں انصار کا اجتماع تھا۔ انصار کسی طور سے بھی مہاجرین میں سے خلیفہ تسلیم کرنے کو تیار نہ تھے۔ اس نازک موقعے پر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ کی زبان میں وہ تاثیر پیدا کی کہ انتشار و اختلاف محبت و اتحاد میں بدل گیا۔

تیسرا بڑا معاملہ جسے آپؓ نے فوری سنبھالا وہ اسامہؓ کے لشکر کی روانگی کا معاملہ تھا۔ یہ لشکر شام کی سرحد پر رومیوں سے لڑائی کے لیے رسول اللہ ﷺ نے تیار کیا تھا۔ اس لشکر کی قیادت حضرت اسامہؓ کے سپرد فرماتے ہوئے حضور ﷺ نے حضرت اسامہ کو تفصیلی ہدایات بھی دی تھیں۔ آپؐ نے اپنے دستِ مبارک سے ایک جھنڈا بھی باندھا تھا۔ جب کچھ لوگوں نے اس طور سے باتیں کیں کہ یہ لڑکا اکابر مہاجرین صحابہ پر امیر بنایا جا رہا ہے تو رسول اللہ ﷺ سخت ناراض ہوئے۔ حضرت اسامہؓ لشکر لے کر روانہ ہوئے تو حضور ﷺ اپنی آخری بیماری میں مبتلا تھے۔ حضورِ اکرم ﷺ کی وفات پر یہ لشکر جُرف یا ذی خشب مقام سے واپس مدینہ آ گیا۔ جب حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کر لی گئی تو آپؓ نے حکم دیا کہ اسامہ کی مہم پایہ تکمیل کو پہنچے گی۔ اس لشکر کی تعداد تین ہزار بیان کی جاتی ہے اور ایک دوسری روایت میں سات سَو کی تعداد کا بھی ذکر ملتا ہے۔ حضور ﷺ کی وفات پر جہاں عرب قبائل میں فتنۂ ارتداد پھیل رہا تھا وہیں یہود و نصاریٰ بھی اپنی گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھ رہے تھے۔ ان حالات میں حضرت ابو بکرؓ کو اس لشکر کی روانگی روک لینے کا مشورہ دیا گیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے خدا کی قسم کھا کر فرمایا کہ اگر مجھے یقین ہو کہ درندے مجھے نوچ کھائیں گے تو بھی مَیں اسامہ کے لشکر کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے جاری فیصلے کو نافذ کر کے رہوں گا۔

لشکرِ اسامہ کی روانگی کے بہت سے دُور رس اثرات ظاہر ہوئے۔ تمام لوگوں نے جان لیا کہ خلیفہ کا فیصلہ کتنا بر وقت اور مفید تھا اور وہ جان گئے کہ حضرت ابو بکرؓ بہت ہی عمیق نظر اور فہم و فراست کے حامل تھے۔ قبائلِ عرب پر مسلمانوں کی دھاک بیٹھ گئی۔ عرب کی سرحدوں پر نظریں لگائے غیر ملکیوں پر مسلمانوں کا رعب طاری ہو گیا۔

ایک چیلنج جو حضرت ابو بکرؓ کو پیش آیا وہ مانعین اور منکرینِ زکوٰۃ کا فتنہ تھا۔ کبار صحابہ سے مشورے کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ واللہ! اگر منکرینِ زکوٰۃ ایک رسّی دینے سے بھی انکار کریں گے جسے وہ حضورؐ کے زمانے میں ادا کیا کرتے تھے تو بھی مَیں ان سے جنگ کروں گا۔

آخر میں حضورِ انور نے محترمہ سیّدہ قیصرہ ظفر ہاشمی صاحبہ اہلیہ ظفر اقبال

ہاشمی صاحب لاہور کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ مرحومہ کے ایک بیٹے محمود اقبال ہاشمی صاحب کیمپ جیل لاہور میں اسیر راہِ مولیٰ ہیں۔

خطبہ جمعہ 18 مارچ 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد برطانیہ

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے کمالات و مناقب کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت ابو بکر صدیقؓ کے حالات زندگی کے ذکر میں مانعینِ زکوٰۃ کے بارے میں تاریخ طبری میں بیان ہوا ہے کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے طلیحہ بن خویلد کے ہاتھ پر اکٹھے ہونے والے اسد، غطفان اور طے قبائل جبکہ فزارہ، ثعلبہ بن سعد، مرہ، عبس، بنو کنانہ، ذوالقصہ، لیث، دیل اور مدلج قبائل کے وفود مدینہ آئے اور حضرت عباسؓ کے علاوہ دیگر عمائدین مدینہ کے ہاں فروکش ہوئے۔ پھر وہ ان کا ایک وفد بنا کر حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں اس شرط پر لے کر گئے کہ وہ نماز پڑھتے رہیں گے مگر زکوٰۃ نہ دیں گے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ اگر یہ اونٹ باندھنے کی رسّی بھی نہ دیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔ ان وفود نے جب آپؓ کا عزم دیکھا تو مدینہ سے واپس ہو گئے۔

ایک سیرت نگار لکھتے ہیں کہ مدینہ سے جاتے وقت دو باتیں ان وفود کے ذہن میں تھیں۔ نمبر ایک یہ کہ منع زکوٰۃ کے سلسلہ میں خلیفہ کی اپنی رائے اور عزم سے پیچھے ہٹنے کی کوئی امید نہیں۔ نمبر دو۔ اُن کا زعم تھا کہ مسلمانوں کی کمزوری اور قلت تعداد کو غنیمت جانتے ہوئے مدینہ پر ایسا زوردار حملہ کیا جائے جس سے اسلامی حکومت گر جائے۔ حضرت ابو بکرؓ بھی غافل نہ تھے۔ انہوں نے مدینہ کے تمام ناکوں پر باقاعدہ پہرے متعین کر دیے۔ صرف تین راتیں گزری تھیں کہ منکرین زکوٰۃ نے رات ہوتے ہی مدینہ پر حملہ کر دیا لیکن مسلمانوں نے دشمن کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ مدینہ سے چالیس میل کے فاصلے پر ذوالقصہ مقام پر موجود حملہ آوروں کے ساتھی اُن کی مدد کو آئے۔ اس دوران حضرت ابو بکرؓ بھی اپنی فوج کی تیاری میں مصروف رہے۔ رات کے پچھلے پہر شدید لڑائی ہوئی اور صبح ہونے سے پہلے ہی منکرین نے شکست کھا کر راہِ فرار اختیار کی۔ یہ پہلی فتح تھی جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دی۔ ایک مصنف اس جنگ کو غزوہ بدر سے مشابہت دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس موقع پر ابو بکرؓ نے ایمان ویقین اور عزم و ثبات کا جو مظاہرہ کیا اس سے مسلمانوں کے دل میں عہد رسول اللہؐ کے غزوات کی یاد تازہ ہو گئی۔ جس طرح جنگ بدر دُور رَس نتائج کی حامل تھی اسی طرح اس جنگ میں بھی مسلمانوں کی فتح نے اسلام کے مستقبل پر گہرا اثر ڈالا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے تقویٰ کے مدارج بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدیوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ زکوٰۃ کتنی ضروری ہے اور اس کا باقاعدہ اہتمام کرنا چاہیے۔ خدا تعالیٰ نے نماز کے بعد اس کا حکم دیا ہے۔ منصب خلافت کے ضمن میں ایک جگہ آپؓ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکرؓ پر جب زکوٰۃ کے متعلق اعتراض ہوا کہ یہ حکم تو نبی کریم ﷺ کو ہوا تھا۔ جسے لینے کا حکم ہوا تھا وہ فوت ہو گیا۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ فوت ہو گئے مگر شریعت تو قائم ہے اور اب خلیفہ مخاطب ہے۔ پس اسی کا ہم آہنگ ہو کر میں کہتا ہوں کہ آج میں مخاطب ہوں اور یہی اصول ہمیشہ خلافت کے ساتھ رہے گا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت ابو بکرؓ کے فیصلہ کے زبردست نتائج پیدا ہونے کے بارے میں لکھا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے صحابہ کی مرضی کے خلاف حضرت اُسامہ بن زیدؓ کے لشکر کو روانہ کر دیا جو چالیس دن بعد فاتحانہ شان سے مدینہ واپس آیا اور خدا کی نصرت اور فتح کو نازل ہوتے سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے جھوٹے مدعیان کے فتنہ کو کچل کر رکھ دیا اور یہ فتنہ بالکل ملیامیٹ ہو گیا۔ بعد ازاں یہی حال مرتدین کا ہوا۔

آج کل دنیا کے حالات کے لیے دعائیں کرتے رہیں ان میں کمی نہ کریں۔ خاص طور پر یہ دعا کریں کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے لگ جائے۔ یہی ایک حل ہے دنیا کو تباہی سے بچانے کا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ہماری دعائیں بھی قبول فرمائے۔

محترم مولانا مبارک نذیر صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ و مبلغ انچارج کینیڈا کا ذکرِ خیر فرما کر نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

خطبہ جمعہ 25 فروری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت مبارکہ کا دلنشیں تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دو دن پہلے 23/مارچ کا دن تھا۔ یہ دن جماعت میں یومِ مسیح موعود کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس دن حضرت مسیح موعودؑ نے پہلی بیعت لی تھی۔ اس دن جلسے بھی منعقد کیے جاتے ہیں جن میں آپؑ کے دعوے، آپؑ کی آمد کی ضرورت، پیش گوئیاں اور آپؑ کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کیے جاتے ہیں۔ زمانے کے لحاظ سے اپنی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے حضورؑ ایک موقعے پر فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے اور اپنے دین یعنی دینِ اسلام اور حضرت نبی کریم ﷺ کی تائید میں غیرت دکھا کر ایک انسان کو جو تم میں بول رہا ہے بھیجا تا کہ وہ اس روشنی کی طرف لوگوں کو بلائے... تم دیکھتے ہو کہ ہر طرف یمین و یسار اسلام ہی کو معدوم کرنے کی فکر میں جملہ اقوام لگی ہوئی ہیں... اگر اللہ تعالیٰ کا جوش غیرت میں نہ ہوتا اور اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ اس کا وعدہ نہ ہوتا تو یقیناً سمجھ لو کہ اسلام آج دنیا سے اٹھ جاتا اور اس کا نام و نشان تک مٹ جاتا۔ مگر نہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کا پوشیدہ ہاتھ اس کی حفاظت کر رہا ہے۔

انبیاء کے مخالفین کا ہمیشہ یہ شیوہ رہا ہے کہ وہ انبیاء کے متعلق یہی کہتے ہیں کہ جو بھی علم و عرفان کی باتیں یہ بیان کرتے ہیں کوئی دوسرا انہیں سکھاتا ہے۔ حتیٰ کہ آنحضرتؐ پر بھی قرآن کریم کے بارے میں نعوذ باللہ یہ اعتراض کیا گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مخالف اخبارات یہ بھی لکھتے رہتے ہیں کہ کوئی مولوی چراغ علی صاحب حیدر آبادی تھے جو حضرت مسیح موعودؑ کو یہ مضامین لکھ کر بھیجا کرتے تھے۔ جو آپ براہینِ احمدیہ میں شائع کر دیتے تھے۔ یہ سمجھ نہیں آتا کہ مولوی چراغ علی صاحب کو کیا ہو گیا کہ جو اچھا نکتہ سوجھتا ہے وہ حضرت مسیح موعودؑ کو لکھ کر بھیج دیتے اور ادھر ادھر کی معمولی باتیں اپنے پاس رکھتے۔ اوّل تو انہیں ضرورت ہی کیا تھی کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کو مضمون لکھ لکھ کر بھیجتے اور اگر بھیجتے تو عمدہ چیز اپنے پاس رکھتے اور معمولی چیز دوسرے کو دے دیتے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس میں ایک دفعہ رام پور سے ایک صاحب آئے اور انہوں نے بتایا کہ مجھے آپؑ کی بیعت کی تحریک مولوی ثناء اللہ صاحب نے کی ہے۔ مَیں نے ان کی کتابوں میں آپؑ کی مخالفت پڑھی اور حوالے دیکھنے کے لیے آپؑ کی کتابیں دیکھیں تو مجھے معلوم ہوا کہ رسول کریم ﷺ کی عزت اور شان جو آپؑ بیان کرتے ہیں وہ ان لوگوں کے دلوں میں ہے ہی نہیں۔

انبیاء سختی کیوں کرتے ہیں؟ اس بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ انبیاء کی سختی اپنی ذات کے لیے نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کے مقام کو قائم کرنے کے لیے سختی اور غیرت دکھاتے ہیں۔ اپنی ذات کے لیے تو بالکل عاجزی ہوتی ہے۔ ایک دفعہ لاہور کی ایک گلی میں کسی نے آپؑ کو دھکا دیا اور حضرت مسیح موعودؑ گر گئے۔ حضورؑ کے ساتھی جوش میں آ گئے اور قریب تھا کہ اس شخص کو مارتے لیکن آپؑ نے فرمایا: اس نے اپنے جوش میں سچائی کی حمایت میں ایسا کیا ہے۔

ایک شخص حضورؑ کے پاس آیا اور خود کو آپؑ کا بڑا مداح ظاہر کیا اور مولویوں سے مختلف عقائد منوانے کے لیے اپنی دانست میں مختلف مشورے دینے لگا حضورؑ نے اس کی گفتگو سن کر فرمایا کہ اگر میرا دعویٰ انسانی چال ہوتا تو مَیں بے شک ایسا ہی کرتا مگر یہ خدا کے حکم سے تھا۔ خدا نے جس طرح سمجھایا مَیں نے اسی طرح کیا۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے کُردی زبان کی ویب سائٹ ahmadiyya-islam.org/krd کے اجرا کا اعلان فرمایا۔ اس ویب سائٹ کے ذریعے کُردش زبان جاننے والے قارئین پہلی بار احمدیہ جماعت کے عقائد کو اپنی زبان میں پڑھ سکیں گے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ دنیا کے حالات کے بارے میں دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو تباہی سے بچائے اور انسانوں کو عقل دے اور یہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے والے ہوں۔ ❁❁❁

گمشدہ رسید بک

مجلس خدام الاحمدیہ کی رسید بک نمبر 5471 گم ہو گئی ہے۔ اس رسید بک کو کینسل کیا جاتا ہے۔ اس رسید بک پر چندہ وصول نہیں کیا جا سکتا۔ یہ رسید بک اب قابل استعمال نہیں ہے اور اخراج کر دی گئی ہے۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

خلافت اور قیام نماز

(سلیق احمد نائک مربی سلسلہ قادیان)

نظامِ خلافت سے فیض پانے کے لیے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو۔قرآن کریم میں خلافت کے وعدہ کے فوراً بعد اگلی آیت میں فرمایا کہ: وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ۔ (النور:57)

عبادت کو قرآن کریم نے انسان کا مقصدِ حیات قرار دیا ہے۔ اس عبادت کو بجا لانے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ نماز ہی وہ زینہ ہے جس کے ذریعہ انسان اللہ تعالیٰ کی معرفت اور تعلق میں ترقی کرسکتا ہے۔خلفاء احمدیت ہمیشہ ہی اس بنیادی اور اہم فریضہ کی ادائیگی کی طرف افراد جماعت کو تلقین کرتے رہے ہیں۔ بلکہ صرف تلقین کی حد تک ہی نہیں بلکہ اس تعلق سے بہتر سے بہتر رنگ میں منصوبہ بندی کے ساتھ افراد جماعت کو اپنے خالق حقیقی سے وابستہ کرنے میں کوشاں رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’ایک نماز ایسی چیز ہے کہ کلمہ شہادت کے بعد کوئی عمل نماز کے برابر نہیں۔حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ جب تکبیر ہوجائے تو میں دیکھوں کہ کون کون جماعت میں نہیں آیا اور ان کے گھر جلادوں۔ مگر باوجود اس کے کئی لوگ جو نماز باجماعت نہیں پڑھتے تم ان میں سے نہ بنو۔‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بھی نمازوں کو قائم کرنے کے بارے میں بہت نصیحت فرمائی ہے اور خصوصاً ایسی نماز کی جو ہمارے کاموں اور آرام کے اوقات میں آتی ہو اور جسے قرآن کریم نے ’’اَلصَّلٰوۃُ الۡوُسۡطٰی‘‘ کے نام سے یاد کیا ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں:

’’عبادت کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ہم ہوا میں سانس لیتے ہیں۔ کئی قسم کے زندہ رہنے کے طریق ہیں جو انسان کو لازم کئے گئے ہیں مگر ہوا اور سانس کا جو رشتہ زندگی سے ہے ایسا مستقل دائمی لازمی اور ہر لمحہ جاری رہنے والا رشتہ اور کسی چیز کا نہیں۔ پس عبادت کو یہی رشتہ انسان کی روحانی زندگی سے ہے۔ یہ عبادت ذکر الٰہی کی صورت میں ہمہ وقت جاری رہ سکتی ہے لیکن وہ نماز جو قرآن کریم نے ہمیں سکھائی اور سنت نے جسے ہمارے سامنے تفصیل سے پیش کیا یہ وہ کم سے کم نماز ہے، کم سے کم ذکر الٰہی ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔

چنانچہ ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ’’پس خلافت کی حبل اللہ کو ہمیشہ مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ یہ بات بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلافت کے ساتھ عبادت کا بڑا تعلق ہے۔ اور عبادت کیا ہے؟ نماز ہی ہے۔ جہاں مومنوں سے دلوں کی تسکین اور خلافت کا وعدہ ہے وہاں ساتھ ہی اگلی آیت میں اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ کا بھی حکم ہے۔ پس تمکنت حاصل کرنے اور نظامِ خلافت سے فیض پانے کے لیے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13/اپریل 2007ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 4/مئی 2007ء صفحہ 7)

اس لئے میں خصوصیت کے ساتھ آج پھر جماعت کو نماز کی اہمیت کی

طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ اکثر وہ احباب جو اس وقت مجلس میں حاضر ہیں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نمازوں کے پابند ہیں مگر میں حال کے موجودہ دور کی بات نہیں کر رہا میں مستقبل کی بات کر رہا ہوں۔ وہ لوگ جو آج نمازی ہیں جب تک ان کی اولادیں نمازی نہ بن جائیں جب تک ان کی آئندہ نسلیں ان کی آنکھوں کے سامنے نماز پر قائم نہ ہوجائیں۔ اس وقت تک احمدیت کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ اس وقت تک احمدیت کے مستقبل کے متعلق خوش آئند امنگیں رکھنے کا ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اس لئے بالعموم ہر فرد بشر، ہر احمدی بالغ سے خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو میں بڑے عجز کے ساتھ یہ استدعا کرتا ہوں کہ اپنے گھروں میں اپنی آئندہ نسلوں کی نمازوں کی حالت پر غور کریں۔ ان کا جائزہ لیں، ان سے پوچھیں اور روز پوچھا کریں کہ وہ کتنی نمازیں پڑھتے ہیں معلوم کریں کہ جو کچھ وہ نماز میں پڑھتے ہیں اس کا مطلب بھی ان کو آتا ہے یا نہیں اور اگر مطلب آتا ہے تو غور سے پڑھتے ہیں یا اس انداز میں پڑھتے ہیں کہ جتنی جلدی یہ بوجھ گلے سے اتار پھینکا جاسکے اتنی جلدی نماز سے فارغ ہو کر دنیا طلبی کے کاموں میں مصروف ہوجائیں۔ اس پہلو سے اگر آپ جائزہ لیں گے اور حق کی نظر سے جائزہ لیں گے، سچ کی نظر سے جائزہ لیں گے تو مجھے ڈر ہے کہ جو جواب آپ کے سامنے ابھریں گے وہ دلوں کے بے چین کر دینے والے جواب ہوں گے۔ کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ ایسی بات ایسی مجلس میں کرنا جس میں تمام دنیا سے مختلف ممالک کے نمائندے آئے ہوں یہ اچھا اثر پیدا نہیں کرے گا، کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ اقرار جو تمام دنیا میں تشہیر پا سکتا ہے اور مخالف اس سے خوش ہو سکتے ہیں ایسی مجلس میں کرنا کوئی اچھی بات نہیں مگر مجھے اس کی ادنیٰ بھی پرواہ نہیں کہ دنیا سچائی کے اقرار کے نتیجہ میں ہمیں کیا کہتی ہے۔ جب تک آپ سچائی کے اقرار کی جرأت پیدا نہیں کرتے آپ کی دینی حالت درست نہیں ہوسکتی، آپ کی اخلاقی حالت درست نہیں ہوسکتی۔ آپ کی روحانی حالت درست نہیں ہوسکتی۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22/ جولائی 1988ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقع پر جماعت کی ذیلی تنظیموں کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

''پس ذیلی تنظیمیں بھی اور جماعتی نظام بھی اپنے کام اور خاص طور پر وہ کام جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا مقصد پیدائش قرار دیا ہے اس میں ایسی منصوبہ بندی کریں اور ایسا پروگرام بنائیں کہ وقت کے ساتھ سستی اور کمزوری کی بجائے ہر دن ترقی کی طرف لے جانے والا ہو۔ ہماری عبادتوں کی ترقی ہی ہمیں کامیابیاں دلانے والی ہے۔ پس یہ بہت اہم چیز ہے۔ تمام نظام کو اس بارے میں بہت سنجیدہ ہونے کی ضرورت ہے۔ لجنہ اماء اللہ کو بھی اس بارے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ بچوں کی نمازوں کی گھروں میں نگرانی کرنا اور انہیں نمازوں کی عادت ڈالنا اور مردوں اور نوجوانوں کو مسجدوں میں جانے کے لئے مسلسل توجہ دلاتے رہنا یہ عورتوں کا کام ہے۔ اگر عورتیں اپنا کردار ادا کریں تو یہ غیر معمولی تبدیلی پیدا ہوسکتی ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27/ جنوری 2017ء)

نماز میں لذت اور سرور حاصل کرنے کا طریق

خلفائے احمدیت نے ہمیشہ احباب جماعت کو نماز رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کی بجائے نماز خوب توجہ سے ادا کرنے اور اس کی لذت سے آشنا ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے متعدد خطبات میں اس حوالے سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کی روشنی میں نماز کی حقیقی لذت کے حصول کا طریق سمجھایا۔ آپ فرماتے ہیں:

''پس نماز کا حظ اور سرور حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنے کے لئے پھر اسی کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے اور چلتے پھرتے بھی اس کا ذکر کرنے کی ضرورت ہے اور خشوع مانگنے کی ضرورت ہے۔ یہ حالت انسان پیدا کرے تو پھر نمازوں کا بھی مزا آتا ہے۔

پھر نماز میں لذّت نہ آنے کی وجہ اور اس کا علاج بتاتے ہوئے آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ناقل) فرماتے ہیں کہ ''مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ اُن

کو اس لذّت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے۔ پھر شہروں اور گاؤں میں تو اَور بھی سستی اور غفلت ہوتی ہے۔ ''(جو آبادیوں میں رہنے والے لوگ ہیں، زیادہ مصروف ہیں۔ وہ اپنے کاموں کی وجہ سے اَور بھی زیادہ سست ہو جاتے ہیں۔ فرمایا کہ) ''سو پچاسواں حصہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولائے حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتا۔ پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیوں ان کو اس لذت کی اطلاع نہیں اور نہ کبھی انہوں نے اس مزا کو چکھا۔ اَور مذاہب میں ایسے احکام نہیں ہیں۔ ''(دوسرے مذہب جو ہیں اُن میں باقاعدگی سے عبادت کرنے کے ایسے احکام نہیں ہیں۔) فرمایا'' کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں اور مؤذن اذان دے دیتا ہے۔ پھر وہ سننا بھی نہیں چاہتے گویا ان کے دل دُکھتے ہیں۔ یہ لوگ بہت ہی قابل رحم ہیں۔ ''(اذان ہو گئی مگر اذان پہ کان نہیں دھرا۔ یا نماز کا وقت ہو گیا اور اس کی طرف توجہ نہیں دی۔) فرمایا کہ ''یہ لوگ بہت ہی قابل رحم ہیں''۔ آپ نے فرمایا کہ ''بعض لوگ یہاں بھی ایسے ہیں کہ ان کی دکانیں دیکھو تو مسجدوں کے نیچے ہیں مگر کبھی جا کر کھڑے بھی تو نہیں ہوتے۔ ''(یعنی نماز کے لئے نہیں جاتے۔) فرمایا کہ ''پس مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے۔ کھایا ہوا یاد رہتا ہے''۔ آپ فرماتے ہیں کہ '' کھایا ہوا یاد رہتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سرور کے ساتھ دیکھتا ہے تو وہ اسے خوب یاد رہتا ہے۔ اور پھر اگر کسی بدشکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے تو اس کی ساری حالت باعتبار اس کے مجسم ہو کر سامنے آ جاتی ہے۔ ہاں اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کچھ یاد نہیں رہتا''۔ (بدصورتیاں اور خوبصورتیاں بھی انسان کو اس لئے یاد رہتی ہیں کہ ایک توجہ دے کر دیکھ رہا ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسے کچھ نہیں یاد رہتا۔) فرمایا کہ ''اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اٹھ کر سردی میں وضو کر کے خوابِ راحت چھوڑ کر، کئی قسم کی آسائشوں کو کھو کر پڑھنی پڑتی ہے۔ ''۔ فرمایا کہ ''اصل بات یہ ہے کہ اسے بیزاری ہے۔ وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس لذت اور راحت سے جو نماز میں ہے اس کو اطلاع نہیں ہے ''(اس کو پتا ہی نہیں کہ نماز میں کیا لذّت اور راحت ہے۔) فرمایا ''پھر نماز میں لذّت کیونکر حاصل ہو''۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ''مَیں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشہ باز انسان کو جب سرور نہیں آتا تو وہ پے در پے پیالے پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو ایک قسم کا نشہ آ جاتا ہے۔ دانشمند اور بزرگ انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وہ یہ کہ نماز پر دوام کرے''۔ (باقاعدگی کرے۔ جب تک مزا نہ آئے نمازیں پڑھتا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا جائے کہ اے اللہ! مجھے نماز میں وہ سرور اور حظ دے جو اَور چیزوں میں تو نے دیا ہوا ہے۔) فرمایا ''دوام کرے اور پڑھتا جاوے یہاں تک کہ اس کو سرور آ جاوے۔ اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذت ہوتی ہے جس کا حاصل کرنا اس کا مقصود بالذات ہوتا ہے۔ اسی طرح سے ذہن میں اور ساری طاقتوں کا رجحان نماز میں اسے سرور کا حاصل کرنا ہو''۔ (ساری جو قوتیں ہیں اس طرف لگائے کہ میں نے نماز میں سرور حاصل کرنا ہے۔ نماز کا مزا اٹھانا ہے۔) فرمایا ''اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشہ باز کے اضطراب اور قلق و کرب کی مانند ہی ایک دعا پیدا ہو کہ وہ لذّت حاصل ہو تو مَیں کہتا ہوں''۔ (آپ فرماتے ہیں اس لذت کے حاصل کرنے کے لئے اگر یہ دعا پیدا ہو، ایک کرب پیدا ہو، اضطراب پیدا ہو تو آپؑ فرماتے ہیں) ''تو مَیں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً وہ لذت حاصل ہو جاوے گی''۔ پھر آپ فرماتے ہیں ''پھر نماز پڑھتے وقت ان مفاد کا حاصل کرنا بھی ملحوظ ہو جو اس سے ہوتے ہیں اور احسان پیش نظر رہے۔

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ (ہود:115)''۔

فرماتے ہیں: ''نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ ''(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔) ''پس ان حسنات کو اور لذات کو دل میں رکھ کر دعا کرے کہ وہ نماز جو کہ صدیقوں اور محسنوں کی ہے وہ نصیب کرے۔ یہ جو فرمایا ہے

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ (ہود: 115)۔

یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔'' (نمازوں میں روح کوئی نہیں ہوتی۔) فرمایا ''وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا، اَلصَّلٰوۃ کا لفظ نہیں رکھا باوجود یکہ معنی وہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے''۔ (وہ نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے۔) ''اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور کرتی ہے''۔ فرمایا کہ ''نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے۔'' (نماز صرف اٹھنے بیٹھنے کا نام نہیں ہے۔) ''نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے''۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 162 تا 164۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

نماز کی روح اور مقصد کو حاصل کرنے کی کس طرح کوشش کرنی چاہئے؟ ارکانِ نماز جو ہیں، قیام ہے۔ رکوع ہے۔ سجدہ ہے۔ قعدہ ہے۔ یہ جو ساری حالتیں نماز میں ہیں اس لئے رکھی گئی ہیں کہ اس مقصد کو حاصل کیا جائے۔ اس روح کو حاصل کیا جائے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/ ستمبر 2017ء)

علاوہ ازیں خلفائے احمدیت جہاں نماز کی لذات اور حقیقی سرور کے حصول کی توجہ دلاتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ان خطرات کو بھی خوب کھول کر بیان کرتے ہیں جن کی وجہ سے عام طور پر نمازیں ضائع ہوجاتی ہیں۔ چنانچہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

''برائیوں میں سے آجکل ٹی وی، انٹرنیٹ وغیرہ کی بعض برائیاں بھی ہیں۔ اکثر گھروں کے جائزے لے لیں۔ بڑے سے لے کر چھوٹے تک صبح فجر کی نماز اس لئے وقت پر نہیں پڑھتے کہ رات دیر تک یا تو ٹی وی دیکھتے رہے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہے، اپنے پروگرام دیکھتے رہے، نتیجۃً صبح آنکھ نہیں کھلی۔ بلکہ ایسے لوگوں کی توجہ بھی نہیں ہوتی کہ صبح نماز کے لئے اٹھنا ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں اور اس قسم کی فضولیات ایسی ہیں کہ صرف ایک آدھ دفعہ آپ کی نمازیں ضائع نہیں کرتیں بلکہ جن کو عادت پڑ جائے ان کا روزانہ کا یہ معمول ہے کہ رات دیر تک یہ پروگرام دیکھتے رہیں گے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہیں گے اور صبح نماز کے لئے اٹھنا ان کے لئے مشکل ہوگا بلکہ اٹھیں گے ہی نہیں۔ بلکہ بعض ایسے بھی ہیں جو نماز کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے۔ نماز جو ایک بنیادی چیز ہے جس کی ادائیگی ہر حالت میں ضروری ہے حتیٰ کہ جنگ اور تکلیف اور بیماری کی حالت میں بھی۔ چاہے انسان بیٹھ کے نماز پڑھے، لیٹ کر پڑھے یا جنگ کی صورت میں یا سفر کی صورت میں قصر کر کے پڑھے لیکن بہرحال پڑھنی ہے۔ اور عام حالات میں تو مردوں کو باجماعت اور عورتوں کو بھی وقت پر پڑھنے کا حکم ہے۔ لیکن شیطان صرف ایک دنیاوی پروگرام کے لالچ میں نماز سے دُور لے جاتا ہے اور اس کے علاوہ انٹرنیٹ بھی ایک ایسی چیز ہے جس میں مختلف قسم کے جو پروگرام ہیں، پھر ایپلی کیشنز (applications) ہیں، فون وغیرہ کے ذریعہ سے یا آئی پیڈ (iPad) کے ذریعہ سے، ان میں مبتلا کرتا چلا جاتا ہے۔ اس پر پہلے اچھے پروگرام دیکھے جاتے ہیں۔ کس طرح اس کی attraction ہے۔ پہلے اچھے پروگرام دیکھے جاتے ہیں پھر ہر قسم کے گندے اور مخرّب الاخلاق پروگرام اس سے دیکھے جاتے ہیں۔ کئی گھروں میں اس لئے بے چینی ہے کہ بیوی کے حق بھی ادا نہیں ہو رہے اور بچوں کے حق بھی ادا نہیں ہو رہے اس لئے کہ مرد رات کے وقت ٹی وی اور انٹرنیٹ پر بیہودہ پروگرام دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں اور پھر ایسے گھروں کے بچے بھی اسی رنگ میں رنگین ہوجاتے ہیں اور وہ بھی وہی کچھ دیکھتے ہیں۔ پس ایک احمدی گھرانے کو ان تمام بیماریوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مومنین کو شیطان کے حملوں سے بچانے کی کس قدر فکر ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح اپنے صحابہ کو

شیطان سے بچنے کی دعائیں سکھاتے تھے اور کیسی جامع دعائیں سکھاتے تھے، اس کے تعلق سے ایک صحابی نے یوں بیان فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ دعا سکھلائی کہ اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا کر دے۔ ہماری اصلاح کر دے اور ہمیں سلامتی کی راہوں پر چلا۔ اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے کر نور کی طرف لے جا۔ اور ہمیں ظاہر اور باطن فواحش سے بچا۔ اور ہمارے لئے ہمارے کانوں میں، ہماری آنکھوں میں، ہماری بیویوں میں اور ہماری اولادوں میں برکت رکھ دے اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔ یقیناً تُو ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا اور ان کا ذکر خیر کرنے والا اور ان کو قبول کرنے والا بنا اور اے اللہ ہم پر نعمتیں مکمل فرما (سنن ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب التشہد حدیث 969) پس یہ دعا ہے جو دنیاوی غلط تفریح سے بھی روکنے کے لئے ہے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ 20/ مئی 2016ء)

پس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب خلافت کے زیر سایہ عبادات کا صحیح رنگ میں حق ادا کرنے اور نمازوں کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے ہوئے روحانی ترقیات سے حصہ وافر حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین۔

❁❁❁

Love For All
Hatred For None

Mob. : 9387473243
9387473240
0495 2483119

SUBAIDA
Traders
Madura bazar, Cheruvannoor, Calicut

Dealers in Teak, Rubwood & Rose Wood Furniture

Our sister concerns : Subaida timbers, feroke - 2483119
Subaida traders, Madura Bazar, Cheruvannoor
National furniture, Thana, Kannur, 0497-2767143

وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ

Kh. Zahoor Ahmad
9906536510

Prop. : Dar Shuaib :
9906566218 / 6005065009

ZAHOOR FRUIT COMPANY
FRUIT COMMISSION AGENTS & ORDER SUPPLIERS
Shop. No. : 220
Fud No. : D-10
FRUIT & VEGETABLE MARKET KULGAM-192231(KMR.)
shoaibahmad54@gmail.com

Love For All Hatred For None

Sk. Zahed Ahmad
Proprietor

M/S
M.F. ALUMINIUM

Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172

V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex,
#51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram,
Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

AL-BADAR
M.OMER . 7829780232
ZAHED . 6363220415
STEEL & ROLLING SHUTTERS

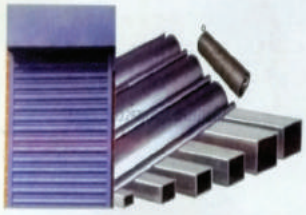

ALL KINDS OF IRON STEEL
- SHUTTER PATTI. GUIDE BOTTOM.
- ROUND RODS, SQUARE RODS.
- ROUND PIPE , SQUARE PIPES.
- BEARINGS, FLATS.
- SPRINGS, ANGLES.

Shop No.1-1-185/30A OPP.KALLUR RICE MILL .
HATTIKUNI ROAD YADGIR

Contact (O) 04931-236392
09447136192

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS
&
C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672

C. K. WOOD INDUSTRIES
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

Mubarak Ahmad
9036285316
9449214164

Feroz Ahmad
8050185504
8197649300

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

MUBARAK
TENT HOUSE & PUBLICITY

CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

Prop. Asif Mustafa

CARE SERVICING & GARAGE
CARE TRAVELLING
Servicing of all type of vehicles
(2, 3 & 4 Wheelers)
RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2
* Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint
Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

قادیان کی عظمت اور ترقی

(اطہر احمد شمیم استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

کچھ ایسا فضل حضرت رب الوریٰ ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

قادیان کی عظمت تو عرش پر لکھی جا چکی تھی اور اس کی عظمت کی وجہ کچھ اور نہیں بلکہ ایک نبی کا مولد و مسکن اور مدفن بنی۔ دوسرے الفاظ میں اگر کہا جائے کہ شعائر اللہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں اپنے دن گزار رہے تھے آپ کے انتقال کے بعد آپ کی یاد میں مقامات مقدسہ بنے اور زوار کی زیارت کا مرجع ہوئے۔ انہیں مقامات مقدسہ کی وجہ سے قادیان آج پوری دنیا بلکہ خدا کے نزدیک بھی ایک "سچے کے مقام" سے مشہور ہے۔ ورنہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو صاف صاف کہہ دیا تھا کہ

لولا الکرام لھلك المقام

یعنی اگر تیری (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) عزت کی فکر نہ ہوتی تو میں اس (قادیان) مقام کو بھی ہلاک کر دیتا۔

اس الہام سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ قادیان کی عظمت کی صرف اور صرف ایک ہی وجہ تھی اور وہ تھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی پاکیزہ زندگی گزاری اور یہ اپنی حسین یادیں عبادات مہمان نوازی دعاؤں اور حسن معاشرت کے رنگ میں چھوڑیں۔

یہ بستی صرف اور صرف حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکات کی جائے نزول ہوئی اور جہاں جہاں اس کے پیارے بندے کے قدم پڑتے گئے وہ علاقے مقامات مقدسہ بنتے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ قادیان پہلے دار الامان اور پھر مقدس ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مکان جو آپؑ کا مولد و مسکن تھا آج "دار المسیح" کے نام سے مشہور ہے۔ یہی مکان انی احافظ کل من فی الدار کا ظاہری مقام ہے جس کی ظاہری حفاظت کا بھی وعدہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا اور "امن است در مکان محبت سرائے ما" کا زندہ ثبوت ہے۔ طاعون جیسی وباء کے پھوٹنے پر جس "الدار" کی حفاظت کا خدائی وعدہ تھا۔ خاندان مسیح موعودؑ کے علاوہ کئی اصحاب احمد بھی ان دنوں وہاں رہے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اس مہلک وباء سے حفاظت فرمائی۔

آپ علیہ السلام کی آمد سے مردہ دلوں میں از سر نو جان پڑنی شروع ہوئی اور وہ لوگ جو روحانی موت کے در پہ تھے جام زندگی پی کر جاودانی حیات کے وارث ہوئے اور یہ سب ساقی عظیم محمد رسول اللہ ﷺ کے روحانی جام کے روحانی پیالوں کی برکت تھی کہ جس کا جام پیکر حضرت مسیح موعودؑ مجتبیٰ ہوئے اور آپؑ کے ذریعہ روحانی مردے مسیح اول کے روحانی مردوں کی طرح زندہ ہونے لگے جیسا کہ حضورؑ فرماتے ہیں:

جو دَور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے
چلنے لگی نسیم عنایاتِ یار سے
جاڑے کی رُت ظہور سے اس کے پلٹ گئی
عشقِ خدا کی آگ ہر اک دل میں اَٹ گئی

جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوئے ہرے
پھل اِس قدر پڑا کہ وہ میووں سے لَد گئے

قادیان دارالامان ایک مقدس بستی کہ جس کے بارے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ ''خدا تعالیٰ نے اس ویرانے کو یعنی قادیان کو مجمع الدیار بنادیا کہ ہر ایک ملک کے لوگ آکر جمع ہوتے ہیں۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 95)

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

اِک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اُسی نے ثریّا بنا دِیا
مَیں تھا غریب و بیکس و گم نام بے ہُنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کِدھر
لوگوں کی اِس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کِسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا
اِک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

آپ علیہ السلام نے قادیان کی شان وشوکت اور لوگوں کی کثرت سے آمد ورفت کی پیشگوئی خدا تعالیٰ کے الہام سے کی:

''اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ یعنی آگاہ رہ کہ اللہ کی مدد قریب ہے۔ یاتیك من کل فج عمیق -مالی نصرت اور مالی مدد تجھے پہنچنے والی ہے۔ یاتون من کل فج عمیق -لوگ دور دور سے تیرے پاس آنے والے ہیں۔ ینصرك اللہ من عندہ۔ اللہ اپنی قدرت سے تیری مدد کرے گا۔ ینصرك رجال نوحی الیھم من السمآء۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔'' (تذکرہ صفحہ 39 الہام 1882ء)

نیز بتایا کہ اس قدر لوگ آئیں گے کہ ان کی کثرت سے راستوں میں گڈھے پڑ جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان پیشگوئیوں کی وضاحت میں فرماتے ہیں:

''یہ اُس زمانہ کی پیشگوئی ہے جبکہ میں زاویہ گمنامی میں پوشیدہ تھا... صرف ایک احد من الناس تھا اور محض گمنام تھا اور ایک فرد بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا... بعد اس کے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کے پورا کرنے کے لئے اپنے بندوں کو میری طرف رجوع دلایا اور فوج در فوج لوگ قادیان میں آئے اور آرہے ہیں اور نقد اور جنس اور ہر ایک قسم کے تحائف اس کثرت سے لوگوں نے دئے اور دے رہے ہیں جن کا شمار نہیں کرسکتا۔''

(روحانی خزائن جلد 22، حقیقت الوحی صفحہ 261)

''مجھے دکھایا گیا ہے کہ یہ علاقہ اس قدر آباد ہوگا کہ دریائے بیاس تک آبادی پہنچ جائیگی۔'' (تذکرہ ایڈیشن 5 صفحہ ٦٦٦)

''ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا اور انتہائی نظر سے بھی پرَے تک بازار نکل گئے۔ اُونچی اُونچی دو منزلی یا چو منزلی یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دوکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں۔ اور موٹے موٹے سیٹھ بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے، بیٹھے ہیں اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں۔ اور قسما قسم کی دکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔ یکے، بگھیاں، ٹمٹم، فٹن، پالکیاں، گھوڑے، شکرم میں، پیدل اس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے۔'' (تذکرہ-ایڈیشن پنجم صفحہ ٣٤٣)

آپؑ فرماتے ہیں: ''یہ پیشگوئیاں نہایت اعلیٰ درجہ کی ہیں۔ کیونکہ ایسے وقت میں کی گئیں جب کہ کوئی کام بھی درست نہ تھا اور کوئی مراد حاصل نہ تھی اور اب اس زمانہ میں پچیس برس بعد اس قدر مرادیں حاصل ہوگئیں کہ جن کا شمار کرنا مشکل ہے۔ خدا نے اس ویرانہ کو یعنی قادیان کو مجمع الدیار بنادیا کہ ہر ایک ملک کے لوگ یہاں آکر جمع ہوتے ہیں اور وہ کام دکھلائے کہ کوئی عقل نہیں کہہ سکتی تھی کہ ایسا ظہور میں آجائے گا''۔

(روحانی خزائن جلد 21، براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 95)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار
اُس زمانہ میں خدا نے دی تھی شہرت کی خبر

جو کہ اب پوری ہوئی بعد از مُرور روزگار
کون در پردہ مجھے دیتا ہے ہر میدان میں فتح
کون ہے جو تم کو ہر دم کراہم ہے شرمسار

آج اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے قادیان کو مقدس کر دیا ہے اور قادیان میں ایسے کئی مقامات ہیں جو خدا تعالیٰ کے ظاہری اور روحانی نشانات کے نازل ہونے کے بلافصل شاہد ہیں۔

ایک مقدس مقام جو ہر قسم کی برکات کے نزول کی جگہ ہے جس کا پرانہ نام باغ احمد ہے۔ باغ احمد کے احاطہ میں اصحاب احمدؑ کی قبریں ہیں۔ جن کی قبروں کی جگہ حضورؑ کو اسی خواب میں دکھادی گئی تھی اور جس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا تھا اور ان تمام برگزیدہ اصحاب کی قبریں بتلایا گیا تھا جو بہشتی ہیں جن کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے دعا بھی کی تھی کہ یہ جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ بنے۔ پھر یہ بھی دعا کی کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔

اپنی زندگی کے آخری حصہ میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے ایک ایسا اقتصادی نظام شروع فرمایا ''نظام وصیت'' نظام وصیت ابھی اپنے بنیادی مراحل میں ہے جو کہ انشاء اللہ مستقبل میں دنیا کے تمام اقتصادی نظاموں پر برتری حاصل کر لے گا۔

مسجد اقصیٰ، مسجد مبارک، بیت الدعا، بیت الذکر، بیت الفکر، دالان، مقام ظہور قدرت ثانیہ، مسجد نور وغیرہ ایسے مقامات ہیں جو کہ انوار و برکات کا منبع ہیں۔ اس کی وجہ محض اتنی ہے کہ یہ مقامات مسیح پاک کے مولد و مسکن و بعثت و مدفن کا مقام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے خبر پا کر یہ اطلاع دی کہ

''ایک دن آنے والا ہے جو قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلادے گی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے''

(دافع البلاء روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231)

یہ تمام پیشگوئیاں جو قادیان کے حق میں تھی آج ہمارے سامنے پوری ہو رہی ہیں۔ آج جماعت احمدیہ جو سو سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہے اس کے متبعین جوک در جوک قادیان کی طرف امڑ کر دوڑے چلے آتے ہیں۔

انہیں لوگوں کو دیکھ کر ایک شاعر کا شعر گنگنانے کو جی چاہتا ہے

قافلے در قافلے عشاق کے
آئے ہیں مہماں مسیح پاک کے

قادیان وہ مقام ہے کہ جہاں دنیا کے کونے کونے سے احمدی صرف اس غرض سے آتے ہیں کہ کاش ہمیں یہاں کے مقامات مقدسہ میں ایک لمحہ وقت گزارنے کا موقع مل جائے۔

خاکسار نے خود اس بات کا مشاہدہ کیا ہے کہ تڑپتے ہوئے بعض احمدی یہاں آتے تھے اور اپنا لمحہ لمحہ یہاں گزارنے میں مصروف ہو جاتے ہیں اور بیت الدعا اور بہشتی مقبرہ میں اس طرح بلبلاتے کے مانوں کوئی بچہ بھوک سے تڑپ کر بلبلاتا ہو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ملک کے بعد قادیان سے محبت کی تڑپ میں فرماتے ہیں۔

ہے رضائے ذات باری اب رضائے قادیاں
مدعائے حق تعالیٰ مدعائے قادیاں
خیال رہتا ہے ہمیشہ اس مقامِ خاص کا
سوتے سوتے بھی یہ کہہ اٹھتا ہوں ہائے قادیاں

قادیان کی مقدس بستی آج کسی تعارف کی محتاج نہیں لیکن ایک زمانہ ایسا بھی تھا کہ جب یہ علاقہ بیابان بنجر تھا جو کہ کسی نقشہ میں شمار نہیں ہوتا تھا۔ الٰہی نوشتوں میں ہزاروں سالوں سے اسکے منور ہونے کی خبریں موجود تھی۔ ان پیش خبریوں کے پورا ہونے کا آغاز 16ویں صدی سے شروع ہوا جب ایران کے شہر سمرقند کے عمراء اپنے خاندان کے لئے ایک نئے مقام کی تلاش میں نکلے اور اس جگہ آکر آباد ہوئے۔ ان عمراء کے سردار مکرم ہادی بیگ صاحب تھے جنہوں نے قادیان شہر کی داغ بیل رکھی اور آغاز میں اس کا نام سلطان پور قاضی ہوا۔ اور حکومت نے ان کو بطور جاگیر ایک بڑا علاقہ جو کہ متعدد گاؤں پر مشتمل تھا دیا اور کئی قسم کے معزز عہدوں سے سرفراز کیا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب قادیان میں ابھی ریل گاڑی نہیں آئی تھی لوگ عام طور

پر یکّوں اور بہلیوں میں سفر کرتے تھے۔ یہ ایک گڈّا ہوتا ہے جسے بیل کھینچتے ہیں لیکن اس میں مال اسباب رکھنے کی بجائے ایک بڑی سی پیڑھی رکھ دی جاتی ہے اور اس کے گرد چاروں طرف ڈنڈے لگا کر پردے لگا دیئے جاتے ہیں اور اس پیڑھی پر بیٹھ کر لوگ سفر کرتے ہیں اور حضرت صاحب بھی قادیان سے بہلی میں ہی روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک دریا بھی آتا ہے اس دریا کا نام دریائے بیاس ہے

اس واقعہ سے سینکڑوں سال پہلے رسول خدا ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمادی تھی جیسا کہ احادیث کی معروف ترین کتاب بخاری کی روایت میں آتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (الجمعۃ:4)) تو صحابہ رسول کریم ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ یارسول اللہ! یہ آخرین کون ہیں؟

رسول کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا کہ ان میں سے ایک شخص ہوگا جو اُس وقت اگر ایمان ثریا سیارہ پر بھی چلا گیا ہوگا تو وہ اسے واپس زمین پر لائے گا۔

آنحضرت ﷺ کو خدا تعالیٰ نے کسی نرینہ اولاد کا والد نہیں بنایا جو کہ زندہ رہی یا جس سے آپ ﷺ کی نسل آگے بڑھی بلکہ آپ ﷺ سے وعدہ فرمایا کہ:

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ-فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ-اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ (سورۃ الکوثر)

یقیناً ہم نے تجھے کوثر عطا کی ہے۔ پس اپنے ربّ کے لئے نماز پڑھ اور قربانی دے۔ یقیناً تیرا دشمن ہی ہے جو ابتر رہے گا۔

اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے میں تقریباً ساڑھے 12 سو سال کی طویل مدت گزری لیکن خدا تعالیٰ- جس کے وعدے سچے اور قول پکے ہوتے ہیں- نے اپنے وعدے کو ایسے زبردست نشانوں کے ساتھ پورا فرمایا کہ حجتیں تمام کر دی اور ایسا آفتاب روشن کیا جس نے اپنے آقا شمس منیر سے روشنی حاصل کر کے دنیا کی تاریکی کو زائل کر دیا۔

وہ آفتاب قادیان کی بستی میں طلوع ہوا جس کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیان کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا:

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار
گلشنِ احمد بنا ہے مسکنِ بادِ صبا
جس کی تقریروں سے سنتا ہے بشر گفتارِ یار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر اُن کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی"۔ (روحانی خزائن جلد 20 تذکرۃ الشہادتین صفحہ 66 و بدر قادیان 24-17 مارچ 2016 صفحہ 20)

نیز فرماتے ہیں: "یہ عاجز (مولف براہین احمدیہ) حضرت جلّ جلالہٗ کی طرف سے مامور ہوا ہے کہ نبی ناصری اسرائیلی کی طرز پر کمال مسکینی اور فروتنی اور غربت اور تذلل اور تواضع سے اصلاح خلق کے لئے کوشش کرے..." (مکتوبات احمد جلد 2 صفحہ 9)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سُننے والو! اِن باتوں کو یاد رکھو۔ اور اِن پیش خبریوں کو

اپنے صندوقوں میں محفوظ کرلو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔" (تجلیاتِ الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

قادیان کی بستی بظاہر کسی قسم کی کوئی خاص اہمیت دینی یا دنیوی اپنے اندر نہیں رکھتی تھی بلکہ ایک بنجر، بے سروسامان، دور دراز علاقہ تھا جو جدید دنیا سے منفصل تھا جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے منظوم کلام میں اس کا اظہار فرمایا ہے کہ "کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر"۔

خیر یہ گمنام بستی جو کہ اپنے مکینوں کی بدمعاشیوں، بدکاریوں اور برائیوں کی وجہ سے معروف ہونے لگی تھی اور ایک مجدد کی منتظر تھی جو اس کو مکینوں کو ڈرائے اور خدا تعالیٰ کی طرف بلائے لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت نے فوری طور پر اس خدا کی نظر میں بدنام مقام کو ایک دم میں برکات کی جائے نزول بنا دیا۔

اب خاکسار حضرت مسیح موعودؑ کی بعض پیشگوئیاں جو قادیان میں موجود مقامات مقدسہ کے متعلق تھیں پیش کرتا ہے جس سے قادیان کے مقامات مقدسہ اور قادیان کی عظمت کے متعلق ہمیں علم ہوگا۔

مسجد اقصیٰ

مسجد اقصیٰ کا ذکر قرآن مجید میں ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ..... (بنی اسرائیل:2)

پاک ہے وہ جو رات کے وقت اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے گیا جس کے ماحول کو ہم نے برکت دی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مسجد اقصیٰ سے مراد اِس جگہ یروشلم کی مسجد نہیں بلکہ مسیح موعود کی مسجد ہے جو باعتبار بُعد زمانہ کے خدا کے نزدیک مسجد اقصیٰ ہے"۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۹، روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۱۹)

"سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہنچا دیا"۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۱)

"سیر روحانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکت اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا برکات اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہنچا دیا۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۱)

سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے مسلمانوں کو نصیحت فرمائی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد روحانی اور دینی استفادہ کے لئے صرف اور صرف مدینہ کی "مسجد نبوی" اور "خانہ کعبہ" اور مسیح موعود علیہ السلام کی مسجد اقصیٰ کی طرف ہی سفر اختیار کیا جائے۔

مسجد مبارک

مسجد مبارک کا دوسرا نام "بیت الذکر" بھی ہے۔ اس مسجد کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

1۔ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّکَ سُھُوْلَۃً فِیْ کُلِّ اَمْرٍ۔ بَیْتُ الْفِکْرِ وَ بَیْتُ الذِّکْرِ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِناً۔ (تذکرہ صفحہ 105)

ترجمہ: کیا ہم نے ہر ایک بات میں تیرے لئے آسانی نہیں کی؟ کہ تجھ کو بیت الفکر اور بیت الذکر عطا کیا۔ (اور جو بھی اس میں داخل ہوگا وہ امن میں آجائے گا)

2۔ "جو شخص بیت الذکر میں باخلاص و تعبّد و صحت نیت و حُسن ایمان داخل ہوگا وہ سوءِ خاتمہ سے امن میں آجائے گا۔" (تذکرہ صفحہ 106)

3۔ مُبَارِکٌ وَّمُبَارَکٌ وَّکُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَکٍ یُّجْعَلُ فِیْہِ۔ (تذکرہ صفحہ 106)

ترجمہ: یہ مسجد برکت دہندہ (یعنی برکت دینے والی ہے) اور برکت یافتہ (یعنی اسے برکت دی گئی ہے) اور ہر ایک امر مبارک اس میں کیا جائے گا۔

4۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"اس مسجد کے بارہ میں پانچ مرتبہ الہام ہوا..... فِیْہِ بَرَکَاتٌ لِّلنَّاسِ. وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِناً۔" (تذکرہ صفحہ 83)

ترجمہ: اس میں لوگوں کے لئے برکات ہیں۔ اور جو بھی اس میں داخل ہوگا وہ امن میں آجائے گا۔

5۔ "آج رات کیا عجیب خواب آئی کہ بعض اشخاص ہیں جن کو اس عاجز نے شناخت نہیں کیا وہ سبز رنگ کی سیاہی سے مسجد کے دروازے کی پیشانی پر کچھ آیات لکھتے ہیں..... تب اس عاجز نے اُن آیات کو پڑھنا شروع کیا جس میں ایک آیت یاد رہی اور وہ یہ ہے لَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ اور حقیقت میں خدا کے فضل کو کون روک سکتا ہے۔" (تذکرہ صفحہ 88)

6۔ "ایک دفعہ اُمّ المومنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بیمار ہوئیں اور تقریباً چالیس روز بیمار رہیں۔ حضرت صاحب (یعنی سیدنا حضرت مسیح موعودؑ)

نے فرمایا اس مسجد کے متعلق الہام ہے ’’مُبَارِكٌ وَّمُبَارَكٌ وَّكُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَكٍ يُّجْعَلُ فِيْهِ ‘‘ اس میں چل کر دوا دیں۔ آپؑ نے یہاں آکر دوا پلائی۔ دو گھنٹے کے اندر اُمّ المومنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اچھی ہوگئیں۔‘‘
(الفضل 14فروری1921ءصفحہ 6)

7۔ ’’حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ ’’ہماری مسجد (مبارک) کو اللہ تعالیٰ نے نوح کی کشتی کا مثیل ٹھہرایا ہے۔ سو یہ شکل میں بھی کشتی نوح کی طرح ہے۔‘‘ (سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ 217 روایت 795)

8۔ ’’حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے بیان فرمایا: اس عاجز نے نمازوں میں اور خصوصاً سجدوں میں لوگوں کو آج کل کی نسبت بہت روتے سُنا۔ رونے کی آوازیں مسجد کے ہر گوشے سے سنائی دیتی تھیں۔ اور حضرت صاحبؑ نے اپنی جماعت کے اس رونے کا فخر کے ساتھ ذکر کیا ہے۔‘‘
(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 116 روایت 666)

9۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں کہ: چوہدری حاکم علی صاحب نمبردار سفید پوش چک نمبر 9 شمالی ضلع شاہ پور نے بواسطہ مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ مجھ سے بیان کیا کہ 1900ء کے قریب یا اس سے کچھ پہلے کی بات ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسجد مبارک میں صبح کی نماز کے بعد فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اس وقت جو لوگ یہاں تیرے پاس موجود ہیں اور تیرے پاس رہتے ہیں ان سب کے گناہ میں نے بخش دیئے ہیں۔
(سیرۃ المہدی حصہ چہارم صفحہ 131 روایت 1168)

اس کے علاوہ بھی قادیان میں بہت سارے مقامات مقدسہ ہیں طوالت کے باعث ان کے نام سے اکتفاء کیا جارہا ہے۔

1) سرخی کے نشان والا کمرہ (2) بیت الفکر (3) دالان حضرت اماں جان (4) بیت الدعا (5) بیت الریاضت (6) منارۃ المسیح (7) بہشتی مقبرہ (8) شاہ نشین وغیرہ۔

آج قادیان کے یہ مقامات چمک کر دکھلا رہے ہیں کہ یہ ایک سچے مقام کے حصص ہیں اور مرجع خلائق ان کی ترقی اور عظمت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ فقط

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مقدس بستی کے فیض سے فیض پاتے ہوئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت حاصل کرتے ہوئے حوض کوثر تک پہنچ جائیں جہاں نہ صرف محمد رسول اللہ ﷺ کا دیدار ہو بلکہ خدائے لاشریک کا قرب بھی حاصل ہو۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آمین

❁❁❁

NAVNEET JEWELLERS
Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)
CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

Prop : Mohammed Yahiya Ateeq
Cell : 9886671843
ಐ ಮೊಬೈಲ್ಸ್
I MOBILES
Authorised Service centre of
LAVA XOLO the next level itel Infinix TECNO mobile INTEX spice
1st Floor Kallur Complex, Gandhi Chowk Yadgir - 585201.

بنیادی مسائل کے جوابات (قسط نمبر 28)

(مرتبہ: ظہیر احمد خان انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے بنیادی مسائل پر مبنی سوالات کے بصیرت افروز جوابات)

سوال: ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ کسی احمدی نے اپنے یوٹیوب چینل پر ایک سوال کے جواب میں کہا ہے کہ خاتم، رسول پاک ﷺ کا نام ہے، اس کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کے ساتھ خاتم النبیین لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ احمد رسول اللہ بھی لکھا جا سکتا ہے اور مزمل اور مدثر بھی حضور ﷺ کے نام ہیں وہ بھی لکھے جا سکتے ہیں۔ کیا یہ بات درست ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 20/اکتوبر 2020ء میں اس سوال کے جواب میں درج ذیل ہدایات فرمائیں:

جواب: آپ نے اپنے خط میں کسی احمدی کی طرف منسوب کر کے جو بات لکھی ہے اگر انہوں نے اسی طرح کہی ہے تو انہوں نے غلط کہا ہے۔ جماعت احمدیہ کا ہرگز یہ موقف نہیں کہ کلمہ طیبہ میں اس قسم کی تبدیلی ہو سکتی ہے۔ احادیث نبویہ ﷺ میں جہاں پر بھی کلمہ طیبہ کے الفاظ آئے ہیں ہر جگہ حضور ﷺ کا ذاتی نام ہی آیا ہے۔ حضور ﷺ یا صحابہ نے کسی جگہ بھی کلمہ میں حضور ﷺ کے ذاتی نام کی بجائے آپ کے کسی صفاتی نام کو استعمال نہیں کیا۔ پھر اس زمانے کے حکم وعدل حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنی تحریرات وارشادات میں ہر جگہ اسی کلمہ طیبہ کو بیان فرمایا ہے اور ہر جگہ حضور ﷺ کے صرف ذاتی نام کو کلمہ طیبہ میں تحریر فرمایا ہے۔

پس اس قسم کی تبدیلی جہاں مرکزیت کے خلاف ہے وہاں اسلام کی بنیادی تعلیمات کے بھی منافی ہے۔ اس لیے ہر احمدی کو اس قسم کی باتوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

سوال: والد کی اولاد کے حق میں دعا اور بددعا ہر دو کی قبولیت پر مبنی احادیث کے بارے میں نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ کے ایک استفسار کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 10/نومبر 2020ء میں اس بارے میں درج ذیل راہ نمائی فرمائی:

جواب: کتب احادیث میں مروی دونوں قسم کی احادیث اپنی اپنی جگہ پر درست اور ہماری راہ نمائی کر رہی ہیں۔ دونوں قسم کی احادیث کو سامنے رکھیں تو مضمون یہ بنے گا کہ جس شخص کی دعا قبولیت کا درجہ رکھتی ہے اس کی بددعا بھی قبول ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ دعا تو قبول کروں گا اور بددعا قبول نہیں کروں گا۔ والد کو اللہ تعالیٰ نے جو مقام عطا فرمایا ہے اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ اس کی دعائیں بھی قبول کرتا ہے اور بددعا بھی سنتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں والدین کے متعلق خاص طور پر فرمایا ہے کہ

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا۔ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا۔ (سورۃ بنی اسرائیل: 24۔25)

یعنی تیرے رب نے (اس بات کا) تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور (نیز یہ کہ اپنے) ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آجائے، تو انہیں (ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے) اُف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے (ہمیشہ) نرمی سے بات کر۔ اور رحم کے جذبہ

کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کرو اور (ان کے لئے دعا کرتے وقت) کہا کرو (کہ اے) میرے رب! ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔

پس ان احادیث میں حضور ﷺ نے ہمیں نصیحت فرمائی کہ والد کی دعاؤں سے فائدہ اٹھاؤ اور اس کی بددعا سے بچو۔

سوال: ایک دوست نے دریافت کیا ہے کہ صفا و مروہ کی سعی کے دوران جہاں ہم مرد دوڑتے ہیں، عورتیں کیوں نہیں دوڑتیں حالانکہ حضرت ہاجرہ اس جگہ دوڑی تھیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 22/ نومبر 2020ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا:

جواب: حج اور عمرہ کے موقع پر صفا و مروہ کے درمیان سعی جہاں حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کی قربانی کی یاد میں کی جاتی ہے، وہاں کتب احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے عمرۃ القضاء کے موقع پر کفار مکہ پر مسلمانوں کی قوت کے اظہار کے لیے اپنے صحابہ کو طواف بیت اللہ کے پہلے تین چکروں اور صفا و مروہ کی سعی کے دوران دوڑنے اور سینہ تان کر تیز چلنے کا ارشاد فرمایا تھا اور خود بھی یہی عمل فرمایا، کیونکہ کفار مکہ کا خیال تھا کہ مدینہ سے آنے والے مسلمانوں کو وہاں کے بخار نے بہت کمزور کر دیا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الحج) پس حضور ﷺ کے اس ارشاد اور فعل کے تحت حج اور عمرہ کرنے والے مردوں (جو اس کی طاقت رکھتے ہوں) کے لیے طواف بیت اللہ کے پہلے تین چکروں اور سعی بین الصفا والمروہ میں دوڑنا سنت رسول ﷺ ٹھہرا۔ لیکن جو اس کی طاقت نہ رکھتے ہوں ان کے لیے دوڑنا ضروری نہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے (جبکہ وہ اپنی ضعیف العمری کی وجہ سے سعی میں دوڑنے کی بجائے چل رہے تھے) کسی شخص کے اعتراض کرنے پر فرمایا کہ میں جو سعی کے دوران دوڑا ہوں تو میں نے حضور ﷺ کو سعی کے دوران دوڑتے دیکھا ہے اور اب جبکہ میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں اور سعی کے دوران چل رہا ہوں تو میں نے حضور ﷺ کو سعی کے دوران چلتے بھی دیکھا ہے۔ (سنن ترمذی کتاب الحج)

فقہاء کے نزدیک طواف بیت اللہ اور سعی کے دوران دوڑنا مردوں کے لیے سنت ہے، عورتوں کے لیے نہیں۔ کیونکہ عورتوں کے لیے ستر یعنی پردہ ضروری ہے جس کا حکم عورتوں کے دوڑنے سے قائم نہیں رہ سکتا۔

جہاں تک حضرت ہاجرہ کے پانی کی تلاش میں دوڑنے کی بات ہے تو وہ ایک اضطراری کیفیت تھی جس میں حضرت اسماعیل شدت پیاس کی وجہ سے جان کنی کی حالت کو پہنچے ہوئے تھے۔ نیز روایات میں یہ بھی ملتا ہے کہ بعض جگہ وہ تیز تیز چلتی تھیں، بعض جگہ دوڑتی تھیں جس طرح کوئی بے چینی سے بعض دفعہ کسی خاص جگہ جلدی پہنچنے کے لیے تیز تیز قدم بھی اٹھاتا ہے اور دوڑ بھی پڑتا ہے۔ جبکہ حج اور عمرہ کے موقع پر عورتوں کے لیے ایسی کوئی اضطراری کیفیت نہیں ہوتی نیز حج اور عمرہ کے موقع پر عورتوں کے ساتھ مرد بھی ہوتے ہیں، اس لیے عورتوں کا اس موقع پر مناسب رفتار سے تیز چلنا ہی کافی سمجھا گیا ہے، تاکہ اس طرح وہ حضرت ہاجرہ کی سنت کی پیروی بھی کر لیں اور ان کے پردہ کا حکم بھی قائم رہے۔

سوال: اہل تشیع کے ماتمی جلوس کے لیے خدمت خلق کے جذبہ کے تحت اہل جلوس کو پانی وغیرہ پیش کرنے کی بابت محترم ناظم صاحب دارالافتاء ربوہ کی ایک رپورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 22/ نومبر 2020ء میں درج ذیل ارشاد فرمایا:

جواب: میرے نزدیک تو حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات اس بارے میں بڑے واضح ہیں کہ اس قسم کے کاموں کے لیے دن اور وقت مقرر کرنا بدعت ہے۔ ہاں اگر کوئی احمدی خود یا کوئی جماعت سارا سال خدمت خلق کے جذبہ کے تحت لوگوں کی فلاح و بہبود کے کام کرتی ہو اور مختلف مذاہب اور تنظیموں کے پُرامن جلوسوں کے لیے سارا سال ہی خدمت خلق کے تحت اس قسم کے سٹال لگاتی ہو تو اہل تشیع کے ماتمی جلوس کے لیے بھی اس قسم کا سٹال لگانے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر یہ کام صرف اہل تشیع کے ماتمی جلوس کے لیے کیا جاتا ہے اور سارا سال ایسا کوئی سٹال نہیں لگایا جاتا تو پھر یقیناً یہ بدعت ہے۔ اور احمدیوں کو اس قسم کی بدعات سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب میں حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت مصلح موعودؓ کے جن ارشادات کا ذکر فرمایا ہے، وہ قارئین کے استفادہ کے لیے ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ (مرتب)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکملؓ نے سوال کیا کہ محرم دسویں کو جو شربت و چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اگر یہ للہ بہ نیت ایصال ثواب ہو تو اس

کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ فرمایا: ”ایسے کاموں کے لیے دن اور وقت مقرر کر دینا ایک رسم و بدعت ہے اور آہستہ آہستہ ایسی رسمیں شرک کی طرف لے جاتی ہیں۔ پس اس سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ ایسی رسموں کا انجام اچھا نہیں۔ ابتدا میں اسی خیال سے ہو مگر اب تو اس نے شرک اور غیر اللہ کے نام کا رنگ اختیار کر لیا ہے اس لیے ہم اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ جب تک ایسی رسوم کا قلع قمع نہ ہو عقائد باطلہ دور نہیں ہوتے۔“

(اخبار بدر نمبر 11 جلد 6 مورخہ 14/ مارچ 1907ء صفحہ 6)

ارشاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

ایک صاحب نے سوال کیا سنّی لوگ محرم کے دنوں میں خاص قسم کے کھانے وغیرہ پکاتے اور آپس میں تقسیم کرتے ہیں۔ ان کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ ”یہ بھی بدعت ہیں اور ان کا کھانا بھی درست نہیں اور اگر ان کا کھانا نہ چھوڑا جائے تو وہ پکانا کیوں چھوڑنے لگے۔ بارہ وفات کا کھانا بھی درست نہیں اور گیارھویں تو پورا شرک ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ (البقرۃ:174) یہ بھی ان میں داخل ہے کیونکہ ایسے لوگ پیر صاحب کے نام پر جانور پالتے ہیں۔“ (اخبار الفضل قادیان دارالامان جلد 10 نمبر 32 مورخہ 23/ اکتوبر 1922ء صفحہ 6 تا 7)

سوال: ایک خاتون نے خاوند بیوی کے حقوق و فرائض کے سلسلے میں دو احادیث حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بھجوا کر دریافت کیا کہ کیا ان احادیث کا اطلاق خاوند پر بھی ہوتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 22/ نومبر 2020ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا:

جواب: پہلی حدیث جس میں بیان ہوا ہے کہ جب خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور بیوی کسی ناراضگی کی وجہ سے انکار کر دے تو فرشتے اس بیوی پر ساری رات لعنت بھیجتے ہیں۔ یاد رکھیں اس کا اطلاق صرف بیوی پر نہیں ہوتا بلکہ برعکس صورت میں خاوند پر بھی اس حدیث کا اطلاق ہوگا۔

اس حدیث سے اگر کوئی پہلو نکل سکتا ہے تو وہ یہ ہے کہ حضور ﷺ نے مرد کی جنسی خواہش کے لیے بے صبری کی وجہ سے بیوی کو کسی جائز عذر کے بغیر انکار کرنے پر تنبیہ فرمائی ہے۔ ورنہ جس طرح بیوی پر لازم ہے کہ وہ خاوند کے دیگر حقوق کے ساتھ اس کی جنسی ضرورت کو بھی پورا کرے اسی طرح خاوند کا فرض ہے کہ وہ بیوی کی دیگر ضروریات کے ساتھ اس کے جنسی حقوق بھی ادا کرے۔ لہٰذا اگر کوئی خاوند اپنی بیوی کی خواہش پر بغیر کسی مجبوری کے اس کے جنسی حقوق ادا نہیں کرتا تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسی طرح قابل گرفت ہوگا جس طرح ایک بیوی بغیر کسی جائز عذر کے اپنے خاوند کی جنسی خواہش کی تکمیل سے انکار کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی مستوجب ہوتی ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت عثمان بن مظعونؓ کی بیوی حضور ﷺ کی ازواج کے پاس آئیں۔ ازواج مطہرات نے ان کی بُری حالت دیکھ کر ان سے دریافت کیا کہ انہیں کیا ہوا ہے کیونکہ قریش میں ان کے خاوند سے زیادہ امیر آدمی اور کوئی نہیں ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہمیں تو اس سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ میرے خاوند کا دن روزہ سے اور رات نماز پڑھتے گزرتی ہے۔ پھر جب حضور ﷺ اپنی ازواج کے پاس تشریف لائے تو ازواج مطہرات نے اس بات کا ذکر حضور ﷺ سے کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ حضرت عثمان بن مظعونؓ سے ملے اور ان سے (ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے) فرمایا کہ کیا تمہارے لیے میری ذات اسوہ نہیں ہے؟ اس پر حضرت عثمان بن مظعونؓ نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں بات کیا ہے؟ جس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم رات نماز پڑھتے ہوئے اور دن روزہ رکھ کر گزار دیتے ہو، جبکہ تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے اور تیرے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔ لہٰذا نماز پڑھا کرو لیکن سویا بھی کرو اور کبھی روزہ رکھو اور کبھی چھوڑ دیا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ کچھ عرصے بعد یہی عورت دوبارہ ازواج مطہرات کے پاس آئیں تو انہوں نے خوب خوشبو لگائی ہوئی تھی اور دلہن کی طرح سجی سنوری ہوئی تھیں۔ ازواج مطہرات نے انہیں دیکھ کر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ واہ کیا بات ہے! جس پر انہوں نے بتایا کہ اب ہمیں بھی وہ سب میسر ہے جو باقی لوگوں کے پاس ہے۔

(مجمع الزوائد کتاب النکاح باب حق المرأۃ علی الزوج)

پھر مذکورہ بالا زیر نظر حدیث کے حوالے سے یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ جائز عذر یا مجبوری کی بنا پر اس فعل سے انکار کی صورت میں کوئی فریق اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد نہیں ہوگا۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ جب غزوہ تبوک پر تشریف لے گئے تو ایک صحابی جو سفر پر گئے ہوئے تھے، اور حضور ﷺ کے غزوہ کے لیے کوچ کر جانے کے بعد مدینہ واپس آئے۔ اور

اپنی بیوی کی طرف پیار کرنے کے لیے بڑھے، جس پر اس بیوی نے یہ کہتے ہوئے انہیں پیچھے دھکیل دیا کہ تمہیں شرم نہیں آتی کہ حضور ﷺ تو اس قدر گرمی میں دشمن سے جنگ کے لیے تشریف لے گئے ہیں اور تمہیں پیار کرنے کی اور میرے پاس آنے کی پڑی ہوئی ہے۔

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 343 تا 344، مطبوعہ 1948ء)

پس اگر کوئی فریق کسی عذر یا مجبوری کی وجہ سے انکار کرتا ہے تو وہ کسی سزا کا مستوجب نہیں ہوگا۔ لیکن اگر کوئی خاوند یا بیوی دوسرے فریق کے قریب آ کر اس کے جذبات بھڑکانے کے بعد اسے تنگ کرنے کی غرض سے اس سے دور ہو جاتا ہے تو یقیناً ایسا کرنے والا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد ہوگا۔

جہاں تک خاوند کے گھر میں موجود ہونے کی صورت میں اس کی اجازت سے بیوی کے نفلی روزہ رکھنے کی حدیث کا تعلق ہے تو اس میں حکمت یہ ہے کہ اسلام نے میاں بیوی کے حقوق و فرائض کا ہر موقع پر خیال رکھا ہے۔ چنانچہ میاں بیوی کے حقوق و فرائض کی تقسیم میں گھر سے باہر کی تمام تر ذمہ داریوں کی ادائیگی اور بیوی بچوں کے نان و نفقہ کی فراہمی وغیرہ اللہ تعالیٰ نے خاوند کے سپرد کی ہے اور گھریلو ذمہ داریاں (جن میں گھر کے مال کی حفاظت، خاوند کی ضروریات کی فراہمی اور بچوں کی پرورش وغیرہ شامل ہیں) اللہ تعالیٰ نے بیوی کو سونپی ہیں۔

پس جب خاوند اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے گھر سے باہر جائے تو بیوی کو گھریلو فرائض کی ادائیگی کے ساتھ نفلی عبادت بجالانے کی کھلی چھٹی ہے۔ لیکن خاوند کی موجودگی میں چونکہ اس کی ضروریات کی فراہمی بیوی کے فرائض میں شامل ہے۔ اس لیے فرمایا کہ خاوند کے حقوق کی ادائیگی میں سے اگر بیوی کچھ رخصت چاہتی ہو تو اسے خاوند کی اجازت سے ایسا کرنا چاہیے۔ چنانچہ اس حکم کی حکمت حدیث میں بیان ایک واقعہ سے بخوبی معلوم ہو جاتی ہے۔

حضرت ابوسعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت صفوان بن معطلؓ (جو رات بھر کھیتوں پر کام کرتے تھے اور دن کے وقت گھر پر ہوتے تھے) کی بیوی نے حضور ﷺ کی خدمت میں شکایت کی کہ جب میں نفلی روزہ رکھتی ہوں تو میرا خاوند میرا روزہ تڑوا دیتا ہے۔ حضور ﷺ کے دریافت کرنے پر حضرت صفوانؓ نے عرض کیا کہ جب یہ روزے رکھتی ہے تو رکھتی چلی جاتی ہے اور چونکہ میں جوان آدمی ہوں اس لیے صبر نہیں کر سکتا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس دن حضور ﷺ نے فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصوم)

پس خلاصہ کلام یہ کہ اسلامی تعلیمات میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کے تمام حقوق جن میں جنسی تعلقات بھی شامل ہیں کی پوری دیانتداری کے ساتھ ادائیگی کی تلقین فرمائی گئی ہے اور کسی فریق کو یہ اجازت بھی نہیں دی گئی کہ وہ عبادت کو وجہ بنا کر دوسرے کے ان حقوق کو تلف کرے۔ لہٰذا جو فریق کسی بھی رنگ میں دوسرے فریق کی حق تلفی کا مرتکب ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے حضور قصوروار متصور ہوگا۔

سوال: ایک خاتون نے دریافت کیا کہ دیوالی پر ہندوؤں کی طرف سے جو کھانے آتے ہیں، کچھ لوگ تو یہ بتا کر جاتے ہیں کہ وہ پوجا سے الگ رکھ کر یہ کھانا دے رہے ہیں اور بعض کچھ بتائے بغیر ڈبہ پکڑا کر چلے جاتے ہیں۔ کیا ہم یہ کھانا کھا سکتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 13/ دسمبر 2020ء میں اس سوال کے جواب میں درج ذیل ہدایت فرمائی:

جواب: جو کھانا حلال اشیاء سے صاف ستھرے برتنوں میں حفظان صحت کے اصولوں پر تیار ہوا ہو اور اس میں شرک کی کوئی ملونی نہ ہو تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ ایسے معاملات میں زیادہ باریکیوں میں پڑنا بھی پسندیدہ بات نہیں۔ البتہ ایسا کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لی جائے تا کہ اگر اس کھانے میں کوئی کمی بیشی ہو تو اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے اس کلد اوا ہو جائے صرف وہم کی بنا پر بلاوجہ کسی کی دل شکنی سے بھی اسلام نے منع فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ ہندوؤں کے ہاں سے آنے والا کھانا کھا لیا کرتے تھے اور ان کے ہاں سے تحفہ کے طور پر آنے والی شیرینی وغیرہ بھی قبول فرما لیتے اور کھا بھی لیتے تھے۔ چنانچہ ایک شخص کے سوال پر کہ کیا ہندوؤں کے ہاتھ کا کھانا درست ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ”شریعت نے اس کو مباح رکھا ہے۔ ایسی پابندیوں پر شریعت نے زور نہیں دیا بلکہ شریعت نے تو قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا پر زور دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ آرمینیوں کے ہاتھ کی بنی ہوئی چیزیں کھا لیتے تھے اور بغیر اس کے گذارہ بھی تو نہیں ہوتا۔“

(الحکم نمبر 19 جلد 8، مورخہ 10/ جون 1904ء صفحہ 3)

❁❁❁

سائنس کی دنیا

Science

ہنسی کے دورے

ہمیں ہنسی کے دورے کیوں پڑتے ہیں اور کیوں ایک شخص ہنسے تو دوسرے بھی ہنسنے لگتے ہیں؟ (بی بی سی فیوچر)

سوفی سکاٹ سے میری گفتگو ختم ہونے والی تھی جب انھوں نے مجھے ایک نیم برہنہ شخص کی ایک ویڈیو دکھائی جو (شدید سردی کے باعث) ایک جمے ہوئے سوئمنگ پول میں چھلانگ لگاتا ہے۔

ویڈیو میں وہ شخص تقریباً پہلے ایک منٹ تک اپنے مسلز دکھاتا ہے اور پھر جب ڈرامائی انداز میں پول میں چھلانگ لگاتا ہے تو سیدھا جمے ہوئے سوئمنگ پول کی سخت برف پر جا گرتا ہے۔ پانی تو ویسے کا ویسا جما رہا لیکن اس کے دوستوں کا بے تحاشہ ہنسنے سے 'پانی ضرور نکل' گیا۔

سکاٹ کہتی ہیں کہ جیسے ہی انھیں احساس ہوا کہ اس حرکت کے بعد اُن کے دوست کا خون نہیں نکلا، کوئی ہڈی نہیں ٹوٹی تو وہ کُھل کے ہنسنے لگے۔ 'اور وہ چیختے ہوئے ہنس رہے ہیں، یہ بالکل بے بسی جیسی کیفیت تھی۔'

ہمیں کیوں اس قسم کے ہنسی کے دورے پڑتے ہیں، خاص طور پر اُس وقت بھی جب کوئی تکلیف میں ہو۔ اور یہ ہنسی کیوں ایک سے دوسرے کو لگ جاتی ہے یعنی ایک شخص ہنسنا شروع کرتا ہے اور پھر یہ سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

یونیورسٹی کالج لندن میں بطور ایک نیوروسائنٹسٹ سوفی سکاٹ نے کچھ سال ان سوالوں کے جواب تلاش کرنے میں گزارے ہیں۔ اور وینکوور میں ہونے والی ٹیڈ 2015 میں انھوں نے بتایا کہ کس طرح ہنسنا ہمارے سب سے اہم اور غلط سمجھے جانے والے رویوں میں سے ایک ہے۔

سکاٹ کا کام ہمیشہ ان کے ایک ہی طریقے سے سوچنے والے ساتھیوں کو پسند نہیں آتا۔ وہ ایک ہاتھ سے لکھے ہوئے نوٹ کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو انھیں ایک مرتبہ اپنے پرنٹ آؤٹ کے اوپر چپکا نظر آیا تھا۔

اس پر لکھا تھا: 'یہ کاغذ کا ڈھیر کوڑے کی طرح لگتا ہے اور اگر اسے اکٹھا نہیں کیا گیا تو یہ ضائع کر دیا جائے گا۔ کیا یہ سائنس ہے؟'

تنقید کو طنزیہ انداز میں خندہ پیشانی سے لیتے ہوئے سکاٹ نے ایک شرٹ پہن رکھی ہے جس پر یہ سوال کنندہ ہے۔

ان کے تجربات میں سے ایک پیشہ ور نقال ڈنکن ویزبی کو سکین کرنا تھا تاکہ یہ پتہ لگایا جا سکے کہ وہ کس طرح دوسرے لوگوں کی تقریر کے لطیف انداز کو اپناتے ہیں۔ حیرت انگیز طور پر انھوں نے محسوس کیا کہ دماغ کی سرگرمی ان حصوں کی عکاسی کرتی ہے جو عام طور پر جسمانی حرکت اور تصور کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں، جیسا کہ وہ مکمل طور پر کسی کردار میں گھسنے کی کوشش کرتے تھے۔

نقالی پر کام نے انھیں ان حصوں کو علیحدہ کرنے میں مدد دی جو لہجے اور بیان جیسی چیزوں میں شامل ہوتے ہیں، جو کہ ہماری آواز کی شناخت کے اہم پہلو۔

لیکن نمیبیا میں ایک مطالعہ کے دوران سکاٹ کو یہ احساس ہونا شروع ہوا کہ ہنسی ہمارے سب سے اہم آواز پیدا کے طریقوں میں سے ایک ہے۔ پچھلی تحقیق سے ثابت ہوا تھا کہ ہم چہرے کے تاثرات کی بنیاد پر سب ثقافتوں میں چھ عالمگیر جذبات کو پہچان سکتے ہیں۔ خوف، غصہ، حیرت، نفرت، اداسی اور خوشی۔

تاہم، سکاٹ یہ دیکھنا چاہتی تھیں کہ آیا ہم اپنی آواز میں مزید لطیف معلومات کو کوڈ کی زبان میں لکھ سکتے ہیں۔ لہذا انھوں نے مقامی نامیبیائی اور انگریز افراد سے کہا کہ وہ ایک دوسرے کی ریکارڈنگ سنیں اور ان میں دکھائے گئے جذبات کی درجہ بندی کریں، جس میں عالمی طور پر چھ قبول شدہ جذبات کے علاوہ راحت، فتح یا اطمینان بھی شامل ہو۔

دونوں گروہوں میں ہنسی سب سے زیادہ آسانی سے پہچانے جانے والا

جذبہ تھا۔ وہ کہتی ہیں کہ 'تقریباً فوراً ہی، وہ دوسرے مثبت جذبات سے مختلف نظر آنے لگا۔'

وہ جتنا زیادہ اس پر تحقیق کرتی گئیں، اتنا زیادہ ہی وہ اس کی پیچیدگیوں سے مسحور ہوتی گئیں۔ مثال کے طور پر، انھیں جلد ہی پتہ چلا کہ ہنسی کی زیادہ تر وجوہات کا مزاح سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ کہتی ہیں کہ 'لوگ واقعی میں سوچتے ہیں کہ وہ زیادہ تر دوسرے لوگوں کے لطیفوں پر ہنس رہے ہیں، لیکن بات چیت کے دوران جو شخص کسی بھی وقت سب سے زیادہ ہنستا ہے وہ وہی شخص ہے جو بات کر رہا ہوتا ہے۔'

اس کے بجائے، وہ اب ہنسی کو ایک 'معاشرتی جذبے' کے طور پر دیکھتی ہیں جو ہمیں اکٹھا کرتا ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنے میں ہماری مدد کرتا ہے، چاہے اس میں کوئی چیز حقیقت میں مضحکہ خیز ہو یا نہ ہو۔

وہ کہتی ہیں کہ 'جب آپ لوگوں کے ساتھ ہنستے ہیں، تو آپ انھیں دکھاتے ہیں کہ آپ انھیں پسند کرتے ہیں، آپ ان سے اتفاق کرتے ہیں، یا یہ کہ آپ ان کی طرح ان جیسے گروہ میں ہی ہیں۔ ہنسی رشتے کی مضبوطی کا ایک انڈکس ہے۔'

❁❁❁

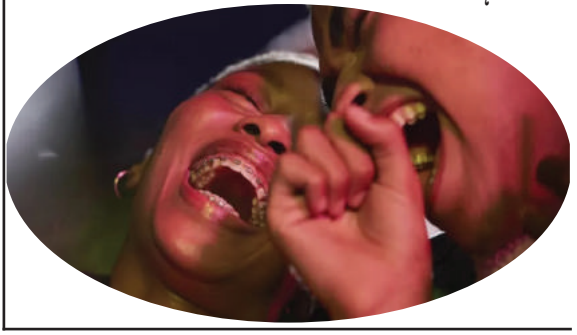

جلد کیلئے گھریلو نسخے

خشک جلد کے لیے: (1) سیب کا ایک چوتھائی ٹکڑا لیں۔ چھلکا اتار دیں اور کدوکش کرلیں۔ ریفریجریٹر میں ٹھنڈا کرلیں۔ اسے جلد پر لگائیں اور پندرہ منٹ تک کے لیے چھوڑ دیں۔ ٹھنڈے پانی سے دھو ڈالیں۔ سیب خشک جلد کے لیے سکون آور ہے اور اسے ایک خوشگوار چمک عطا کرتا ہے۔

(2) ایک کھانے کا چمچہ کریم (بالائی) لیں۔ چمچ سے ہلائیں حتیٰ کہ یہ ایک ملائم پیسٹ سا بن جائے۔ نہانے سے پہلے چہرے اور گردن پر لگائیں۔ بالائی سن ٹین کو ہٹانے میں مدد دیتی ہے اور آپ کی جلد کو ریشمی اور ملائم بناتی ہے۔

نارمل جلد کیلئے: (1) پکے ہوئے ایک چوتھائی کیلے کو میش کرلیں۔ چہرے پر لگائیں لیکن اس احتیاط کے ساتھ کہ آنکھوں کے نیچے کے حصہ پر نہ لگنے پائے۔ اسے دس منٹ تک یونہی لگا رہنے دیں پھر ٹھنڈے پانی سے دھو ڈالیں۔ کیلا اس مردہ جلد کو علیحدہ کرنے کے لیے بہترین ہے جو آپ کی جلد کو بے جان ظاہر کرتے ہیں۔ کیلے کا باقاعدہ استعمال آپ کی جلد کو تازگی اور صحت مندانہ چمک عطا کرتا ہے۔

تمتماتی جلد کیلئے: (1) جلد کو باقاعدگی سے اور صحیح طور پر دھوتی اور صاف کرتی رہیں۔ ملائم طریقے سے اور اچھی طرح کلینزنگ سے جلد کے مردہ خلیے اتارنے میں مدد ملتی ہے جو کہ آپ کی جلد کو بے جان ظاہر کرتے ہیں اور کلینزنگ آپ کے چہرے پر سے اضافی چکناہٹ اور بیکٹیریا کو دور کرنے میں بھی مدد دیتی ہے۔ اکثر بیکٹیریا ہی جلد کے پھٹنے اور پھنسیاں وغیرہ کے نکلنے کا سبب ہوتے ہیں۔ پس یہ ضروری ہے کہ آپ اپنی جلد کو جہاں تک ممکن ہو سکے، صاف ستھرا رکھیں۔ (2) روزانہ یا ہفتے میں کم از کم تین مرتبہ کوئی ورزش ضرور کریں۔ اس لئے کہ ورزش سے دوران خون بہتر ہوتا ہے اور اس کے بدلے میں جلد میں آکسیجن کی مقدار بڑھتی ہے۔ اس بات سے قطع نظر کہ آپ کی جلد کس قسم کی ہے، جلد کی باقاعدگی سے دیکھ بھال آپ کی جلد کی ظاہری کیفیت کو بہتر بناتی ہے۔ اور آپ کے چہرے پر عمر رسیدگی کے آثار کے نمایاں ہونے میں تاخیر کرتی ہے۔

یہ چند فائدہ مند ٹپس ہیں جن پر اگر باقاعدگی سے عمل کیا جائے تو آپ کی جلد کو ایک دلکش چمک دمک کے حصول میں نہ صرف مدد ملے گی بلکہ آپ ایک تمتماتی ہوئی سرخ و سپید جلد کے مالک بن جائیں گے اور ہر ایک آپ کو رشک بھری نگاہوں سے دیکھنے لگے گا۔

❁❁❁

سنہری انڈا

بہت پہلے، ایک گاؤں میں علی نامی شخص رہتا تھا۔ اس کے والدین کا بچپن میں انتقال ہوگیا تھا۔ وہ کھیتوں میں سخت محنت کرتا تھا۔ اس کے پاس ایک مرغی تھی۔ جو اسے روزانہ ایک انڈا دیتی تھی۔

جب اس کے پاس کبھی کھانے کو کچھ نہیں ہوتا تھا تو وہ رات کو اپنی مرغی

کا انڈا اکھا کر سوتا تھا۔ باسا نامی شخص اس کے پڑوس میں رہتا تھا۔ جو صحیح شخص نہیں تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ علی اچھا کام کر رہا ہے تو یہ بات اسے حزم نہیں ہو رہی تھی۔ اس نے علی کی مرغی چرانے کا فیصلہ کیا۔ جب علی گھر پر نہیں تھا۔ اس نے مرغی کو چرایا اور پکالیا۔ جب علی گھر آیا اور مرغی کو گھر میں نہیں دیکھا تو اس نے اپنی مرغی کی تلاش شروع کر دی۔

اس نے باسا کے گھر کے باہر مرغی کے کچھ پنکھ دیکھے تھے۔ جب اس نے باسا سے بات کی تو باسا نے بتایا کہ اس کی بلی نے ایک مرغی پکڑی ہے۔ میں نے اسے پکایا اور کھایا۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ آپ کی مرغی تھی

علی نے باسا کو کہا کہ میں تمہاری شکایت سردار سے کروں گا۔ یہ سن کر باسا نے علی کو مرغی کی جگہ ایک چھوٹی سی بطخ دے دی۔ علی نے اس بطخ کی پرورش کی جس سے کچھ دن بعد بطخ بڑی ہوگئی اور انڈے دینے لگی۔

ایک رات جب بارش ہو رہی تھی۔ ایک راہگیر باسا کے گھر رہنے کے لئے جگہ مانگنے آیا۔ لیکن باسا نے اسے صاف انکار کر دیا۔ اس کے بعد وہ علی کے گھر گیا۔ علی نے اسے رہنے کی جگہ دی اور کھانا بھی کھلایا۔

اگلی صبح وہ علی کے گھر سے نکلنے لگا تو اس کی نظر علی کی بطخ پر پڑی۔ تو اس نے کچھ پڑھ کر بطخ کر پھونکا۔ اس کے بعد، جب بطخ نے انڈا دیا، وہ سونے کا تھا۔ علی یہ دیکھ کر بہت خوش ہوا۔

اب جب بھی بطخ انڈا دیتی تو وہ سونے کا ہوتا۔ سونے کے انڈے بیچ کر علی کی تمام غربت دور ہوگئی۔ لیکن پھر بھی وہ ایک عام زندگی بسر کر رہا تھا۔ ایک دن، باسا نے بطخ کو سنہری انڈا دیتے ہوئے دیکھا اور سردار کے پاس گیا۔ اس نے سردار کو بتایا کہ علی نے میری بطخ چوری کی۔ جب سردار نے علی سے پوچھا تو اس نے ساری کہانی اس کے بارے میں بتائی کہ باسا نے اسے کس طرح بطخ دی۔ سردار نے کہا کہ میں کل فیصلہ کروں گا کہ بطخ کسے ملے گی۔ ہر بار کی طرح اس روز سردار کو سنہری انڈا دیا تھا۔ اگلے دن سردار نے ان دونوں کو نارمل انڈا دکھایا اور علیحدہ علیحدہ پوچھے جانے پر، علی نے جج کو بتایا کہ اس کی بطخ سنہری انڈا دیتی تھی۔

جبکہ باسا نے بتایا کہ اس کی بطخ عام انڈے دیتی ہے۔ سردار نے ایک نیا بطخ لیا اور باسا کو دے دیا۔ اور علی کو اس کی بطخ واپس کر دی۔ علی اپنی بطخ کو پا کر بہت خوش ہوا اور اس کے سنہری انڈوں کو بیچ بیچ کر کافی امیر ہوگیا۔

❁❁❁

Abdul Hai 9916334734
AL-MASROOR
Electrical Work and Publicity
All Types of Function
Lighting Work
Mic Speaker System
&
Electrical Work

Hyderabad Road, Hossali Cross
Opp Parivar Gas Agency, Yadgir-585202

مُلکی رپورٹس

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان: رپورٹ کارکردگی ماہِ مارچ 2022(1) اس ماہ خدام کو حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف ’’براہین احمدیہ جلد دوم خمس ثانی‘‘ اور شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں ثلث دوم کا خلاصہ کلاس میں سنایا گیا اور اسکی ریکارڈنگ شئیر کی گئی۔ (2) دوران ماہ قادیان میں 12 روز تعلیمی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔ (3) اس ماہ تمام خدام نے روزانہ تربیتی و فلاحی کاموں میں حصہ لیا (4) مشکوٰۃ، راہ ایمان میں قادیان کے خدام نے تربیتی، تبلیغی اور تعلیمی مضامین لکھے۔ (5) اس ماہ 11 طلباء کی مزید تعلیم کے سلسلہ میں کاؤنسلنگ کی گئی۔ (6) دوران ماہ رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں 8 خدام کی کاؤنسلنگ کی گئی۔ (7) دوران ماہ کل 16 وقار عمل جملہ محلہ جات میں منعقد کئے گئے۔ (8) 1 تبلیغی اجلاس کا انعقاد کیا گیا (9) 11 تربیتی اجلاسات منعقد کئے گئے۔ (10) 4 خدام نے عطیہ خون دیا اور تقریباً 200 سے زائد لوگوں کی 23000 روپئے اور راشن وغیرہ کے ذریعہ امداد کی گئی۔ 2 کا علاج کروایا گیا۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد: اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ماہ رمضان کے بابرکت مہینہ میں مسجد الحمد سعید آباد میں ہر روز تراویح کا اہتمام ہوا۔ درس القرآن بعد نماز فجر اور درس الحدیث بعد نماز عصر کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا بھی درس ہوا۔ نیز رمضان مبارک کے بابرکت ماہ میں اطفال، خدام نے کافی وقار عمل بھی کئے۔ امسال جتنے بھی جمعۃ المبارک رمضان کے اس بابرکت ماہ میں آئے ان میں بعد نماز جمعہ احباب کے سامنے قرآن پاک کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا گیا نیز اس کا ترجمہ بھی احباب کے سامنے پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخیر احباب جماعت نے ہر دن اجتماعی افطاری احباب جماعت کو کروائی نیز بعض ایام میں افطاری و طعام کا انتظام بھی کروایا گیا اللہ تعالیٰ ان تمام کی خدمات کو قبول کرتے ہوئے ان کے اموال میں برکت ڈالے۔ آمین ❁❁❁

گوشۂ ادب

غزل
(انور شعورؔ)

تصویر زندگی میں نیا رنگ بھر گئے
وہ حادثے جو دل پہ ہمارے گزر گئے
tasvīr-e-zindagī meñ nayā rañg bhar ga.e
vo hādse jo dil pe hamāre guzar ga.e

دنیا سے ہٹ کے اک نئی دنیا بنا سکیں
کچھ اہل آرزو اسی حسرت میں مر گئے
duniyā se haT ke ik na.ī duniyā banā sakeñ
kuchh ahl-e-ārzū isī hasrat meñ mar ga.e

نکلا جو قافلے سے نئی جستجو لیے
کچھ دور ساتھ ساتھ مرے راہ بر گئے
niklā jo qāfile se na.ī justujū liye
kuchh duur saath saath mire rāhbar ga.e

نیرنگیاں چمن کی پشیماں ہو گئیں
رخ پر کسی کے آج جو گیسو بکھر گئے
nairañgiyāñ chaman kī pashemān ho ga.iiñ
ruḳh par kisī ke aaj jo gesū bikhar ga.e

پھوٹی جو اس جبیں سے عنایت کی اک کرن
مغموم آرزوؤں کے چہرے نکھر گئے
phūTī jo us jabīñ se ināyat kī ik kiran
maġhmūm ārzūoñ ke chehre nikhar ga.e

ہر شے سے بے نیاز رہے جن میں حسن و عشق
اے زندگی بتا کہ وہ لمحے کدھر گئے
har shai se be-niyāz rahe jin meñ husn o ishq
ai zindagī batā ki vo lamhe kidhar ga.e

اے نقشؔ کر رہا تھا جنہیں غرق ناخدا
فاں کے زور سے وہ سفینے ابھر گئے
ai ‘naqsh’ kar rahā thā jinheñ ġharq nāḳhudā
tūfāñ ke zor se vo safīne ubhar ga.e

❁❁❁

10 Years Quality Service Est. 1992 Study Abroad

Study Abroad

10 Offices Across India

All Services Free of Cost

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas

Is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universitites / Colleges in 9 Countries since last 10 years

Achievements

* NAFSA Member Association, USA.
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100% success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

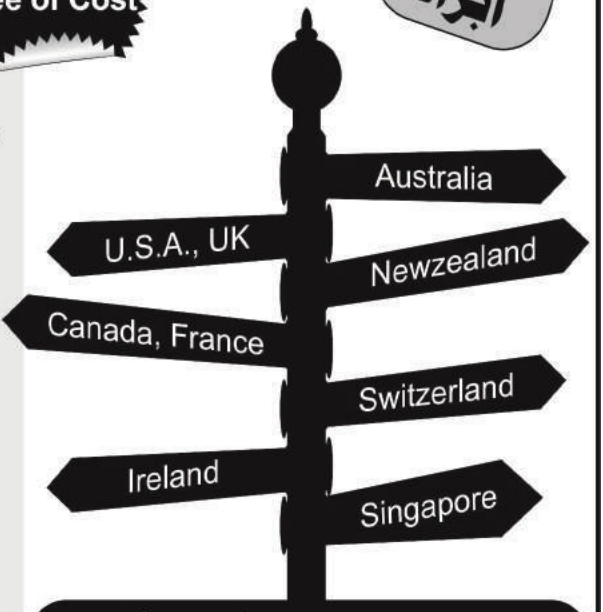

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD : Naved Saigal

Website : www.prosperoverseas.com

e-mail : info@prosperoverseas.com

National helpline : 9885560884

Corporate Office

Prosper Education Pvt. Ltd.

1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands,Ameerpet,

Hyderabad - 500016, Andhra Pradesh, Phone : +91 40 49108888

Prop. Mahmood Hussain
Cell : 9900130241

MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works

Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire

Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

Asifbhai Mansoori
9998926311

Sabbirbhai
9925900467

LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE

Your's
CAR SEAT COVER

Mfg. All Type of Car Seat Cover

E-1 Gulshan Nagar, Near Indira Nagar
Ishanpur, Ahmadabad, Gujrat 384043

EXIDE

MUJEEB AHMED
Prop.

LOVE
FOR ALL
HATRED
FOR NONE

EXIDE Loves Cars & Bikes

Dealers in : EXIDE BATTERIES & INVERTERS

M.S. AUTO SERVICE

M.S. AUTO SERVICE
3-4-23/4, Bharath Building,
Railway Station Road, Kacheguda,
Hyderabad - 500027. (T.S.)
Cell : 9440996396,9866531100.

INDIA MOVES ON EXIDE

KOHINOOR PRESS

talked with me, he was always so respectful that he fulfilled all demands of respect which are due by being associated with Khilafat. He would fulfill those demands of respect in such a way that I was amazed. He would consult me and say exactly what I would say and he would do what I used to tell him. Either he would not ask my advice, but if he sought my advice then he will accept it. So, seeing how humble he was, I used to envy him that how learned he was in sciences and yet so humble." My pen stops here!

5. Summary and Conclusion

Before we conclude and summarize, one last but not the least anecdote is in order. Dr. Salam used to have long discussions with Chaudhry Muhammad Zafrulla Khan (ra). Once in 1979, the Governor of Punjab, Pakistan, Mr. Sawar Khan asked Prof. Salam, "who is your role model at present?" Dr Salam replied: Chaudhry Zafrulla Khan. The Governor became quiet.

Dr. Abdus Salam was indeed a devout of Khilafat like Chaudhary Zafrulla Khan (ra). The way Sir Zafrulla Khan (ra)-an illustrious companion of Masih Maud (as) lived as an exceptional servant of Khilafat and attributed all his worldly and spiritual successes to being sincerely obedient to Khilafat so was the case of Dr. Salam considering the companion of Masih Maud (ra) as his role model. For choosing the name after his birth, for decisions related to his education, for pronouncing of his nikaah, for replacement of his biological father by spiritual father, for prayers to become a Nobel Prize winner and finally for leading his Namaz-e-Janazah! At each and every important juncture of his life wasn't the Caliph of the time with Dr. Salam in whatever capacity he needed Caliph. What else can explain the deep connection of Prof. Salam and Khilafat-e-Ahmadiyya as reflected by the 8 anecdotes mentioned in this article. Indeed, all worldly and spiritual progress of the world up to the last day on earth is now linked to following Khalifat-e-Ahmadiyya. May Allah the Almighty help us to understand this central theme of the article on Khilafat Day 2022. May Allah the Almighty bless the Jamaat countless Salams who become Sultani Naseer (great helper) and devout of the Caliph of the time the way Prof. Abdus Salam left a rich legacy for all of us to emulate! Ameen!!

NOTE: (i) All anecdotes except the ones whose reference is given in the text have been borrowed from Al-Nahl-Special Issue on Dr. Abdus Salam Fall 1997 [Quarterly Magazine of Majlis Ansarullah USA that is available on alislam.org] (ii) For more articles of the author on the related themes as above refer to Monthly Mishkat articles published recently: Feb-2022, April, June and Sept-2021 on khuddam.in/mishkat/.

Acknowledgements: Author is extremely grateful to Sadr Sahib Khuddamul Ahmadiyya, India and Editor Sahib for suggesting the theme of this article and giving the opportunity to write such articles that are extremely close to author's heart.

***

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)

Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

by UK Talim Department on YouTube @ 35min].

2. Masood Ahmad Khan Dehlavi, (Ex-Editor, Daily Al-Fazl, Rabwah) narrates that Abdur Rasheed, brother of Dr. Salam residing in London, once told me that in 1969, after the passing away of their father, Chaudhary Mohammad Hussain, they went to visit Khalifatul Masih III (rh). During the visit, Dr. Salam mentioned with regret the passing away of their father had deprived them of the fervent prayers of their father for them, and that he used to pray a lot for all brothers and sisters. Hazur (rh) responded, "I already pray for you all. I will pray with greater commitment now on. One should always be hopeful of the blessings of the Living, Self-Subsisting and All-Sustaining God, and should always pray extensively before Him." Hazur addressed respected Dr. Salam, "Allah will certainly favour you in attaining the Nobel Prize."

Respected Dr. Salam continued presenting new ideas and their proofs in the world of physics resulting in fame and glory until the year of 1978 arrived. Khalifatul Masih III (rh) informed respected Dr. Salam, "Allah has told me that you will not get the Nobel Prize this year but you will get this prize for sure the next year, which is 1979."

Next year, when according to divine tidings, he was declared winner of the Nobel prize, after receiving proper information, the first thing he did was that he went directly to the Masjid Fazl, London, and prostrated before his Merciful Lord in gratitude Who had informed his representative on earth, that is, Khalifatul Masih III (rh) about it already.

Take a pause here and reflect on how the spiritual father (Third Caliph) was praying since 1969 for Dr. Salam, the year his biological father passed away. The task of fervent prayers that fetched Dr. Salam finally Nobel Prize was taken over by the spiritual father himself. Doesn't it suffice to give one an insight how deep was the bond between Caliph of the time and the devout servant requesting for prayers to Caliph all along since his father passed away.

4. Fourth Caliph and Dr. Abdus Salam

1. Engineer Mahmood Mujeeb Asgar Sahib writes in his article "Pehla Ahmadi Sciencedan Dr. Abdus Salam say Mulakat" (Daily Al-Fazl Rabwah, pg. 6, 11 Nov. 2013) that in Jalsa Salana Rabwah days in 1983, my elder son Mahmood Munir Akbar was very ill. I together with Engineer Chaudhri Sami went to meet Dr. Abdus Salam in Guest House of Sadr Anjuman Ahmadiyya. This meeting was very interesting. Dr. Salam recommended me to consult his son-in-law Dr. Hameedur Rehman Sahib (who lives in America) for treatment of my ailing son. So next day after Fajr Namaz and Dars I took Dr. Salam from Bait Mubarak to my home in Darus Sadr North. My son was having Rheumatic Fever and on one hand, Hazrat Khalifatul Masih IV (rh) was treating and on the other, Dr. Lateef Qureshi. Dr. Hameedur Rehman is having specialty in physiotherapy so he instructed to use ice water dipped cloth strips at joints and use small rubber ball and do the exercise of pumping it by hand. This way Allah blessed recovery to my son.

Dr. Salam enquired during the meeting who is treating your son? I replied back Huzur is treating by Homeopathic medicine and keeps changing it every week according to symptoms. Prof. Salam responded "Agar Hazrat Sahib rakh ki pudya bhi dain gay to aaraam aa sakta hai" [If Hazrat sahib, that is, Khalifatul Masih IV (rh) gives a packet of ash as a medicine that too will give relief]. Take a small pause here and think about the level of faith of Dr. Salam on Caliph! Allah-o-Akbar!

2. Dr. Salam was a Moosi and his Namaz-i-Janaza (funeral Prayer) was led by Hazrat Khalifatul Masih IV (rh) in London on Nov 21, 1996. Next day, in Friday Sermon delivered by Hazrat Khalifatul Masih IV (rh) on Nov 22, 1996, the Caliph paid an amazingly rich tribute to the legacy of Prof. Abdus Salam. One thought provoking paragraph from the sermon runs as follows:

"Dr. Salam always undertook the service to the Jamaat. I am younger in age than him and with respect to worldly knowledge, I have no comparison with him. However, whenever he met me or

pious person. His wife's name was Hajira Begum who was daughter of Hazrat Hafiz Nabi Bakhsh (ra), a great companion of Hazrat Masih-e-Maud (as). Also, Dr. Salam's maternal uncle, Hakim Fazlur Rahman Sahib was great missionary of Ahmadiyyat. Hakim Fazlur Rahman Sahib was the person who, during his youth while preaching in Africa, remained separated for 23 years from his wife, and he did not ever complain. He spent his life in the jungles of Africa. He was a very pious, good mannered and an attractive person. This way many sacred traditions had influenced Dr. Salam through his lineage and it becomes evident that having such parents and relatives had instilled love of Khilafat in Dr. Salam right from his birth. This brings one to the second point that to demonstrate how deeply he was attached to Khilafat it becomes impossible to cover all the related aspects of Dr. Salam's life in a small size article. So, some carefully chosen representative sample of anecdotes has been selected with respect to each Caliph after much thought to justify the theme of this article.

The plan of the rest of the article is as follows. In Section 2, the attachment of Dr. Abdus Salam and his father with second Caliph is presented by three anecdotes. In Section 3, connection of Dr. Abdus Salam with third Caliph is illustrated by two anecdotes. In Section 4, bond of Dr. Abdus Salam with fourth Caliph is made clear by a couple of anecdotes. Finally, we shall summarize and conclude in Section 5.

2. Second Caliph and Dr. Abdus Salam

1. Chaudhary Muhammad Hussain Sahib saw a kashf (a vision while awake). A vision was shown that an angel appeared who was holding an innocent baby. The angel handed that baby to him and said, Allah has granted you the son. He asked, what is his name? The reply came, "Abdus Salam". When he wrote this vision to second Caliph, that is, Hazrat Musleh Maud (ra), and requested a name for the baby, Hazrat Musleh Maud (ra) wrote to him: "When Allah has named the baby already who am I to give him another name? Name him Abdus Salam".

2. The nikaah of Chaudhry Muhammad Hussain sahib was pronounced by Hazrat Musleh Maud (ra) as was the case for his son Dr. Salam. At the nikaah ceremony of Dr. Abdus Salam, Hazrat Musleh Maud (ra) remarked: "All fathers like to praise their sons and have high expectations. Salam's father had expressed similar hopes but Salam fulfilled all his expectations". What else a certificate one needs for living up to the expectations of the high hopes of biological and spiritual father (Caliph) as is evident in above remarks at nikaah ceremony of Dr. Abdus Salam.

3. After completing his masters in Math at Government College Lahore, he went to Cambridge for further studies on a three-year scholarship. He earned his BA Honors Degree Tripos in two years in place of three. He wanted to come back relinquishing the scholarship for the third year and requested the advice of Hadrat Khalifatul Masih II (ra), in this regard. Hazur wrote graciously: "In my opinion, it will be cowardly to proceed home abandoning a year's scholarship." Huzur also included prayers for Salam in the letter.

He had not studied physics after his FA (+2 class in Modern Terminology), and it had been six years since then. He decided to complete the three-year course of BA Honors Physics in one year. Putting trust in Almighty, and with acceptance of the prayers of the Huzur, he not only mastered the three-year course in one year and passed it but also obtained the first class called Wrangler in Cambridge traditions.

3. Third Caliph and Dr. Abdus Salam

1. Ahmad Salam, son of Dr. Abdus Salam narrates. When father of Dr. Abdus Salam passed away in 1969 and Dr. Salam was in USA that time. Being at Whitehouse Dr. Salam had the privilege to manage a call through to Pakistan and talked on phone to Hazrat Khalifatul Masih III (rh) as he had buried his father and led the funeral prayers. Dr. Salam said to Khalifa "you buried my father", reply came back, "now I am your father". [Watch Lecture 56 (English): Professor Abdus Salam-Reflections on the Life and Times of a Servant of Peace by Ahmad Salam organized

He has departed, but his memories live on and will always be remembered affectionately .He loved God and the Holy Prophet of Islam, and had great esteem for his mother whom he loved deeply. He exercised extreme exactitude in all spheres of life. He has left behind him a heritage of righteousness and dedication to duty that would sustain the young and old Ahmadis for a very long time.

The Presence of God

The consciousness of living every moment of one's life in the sight of God is the most effective deterrent against wrong doing and the most potent incentive toward righteous action.

(Sir Zafrulla Khan)

***

Prop.
Mr. Mazhar ul Haq & Bro's
08182-640054
9448786601
9632888611
J. S. TRANSPORTS
Handling & Transport Contractor

2nd Cross, Sheshadri Puram,SHIMOGA.
E-mail: jstransports@gmail.com

NUSRAT
MOTORS RE-WINDING
Cell :9902222345
9448333381

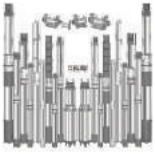
Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding,
Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.
HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

Dr. Muhammad Abdus Salam
A True Devout of Khilafat

Dr Mohsin Ilahi

1.Introduction

Allah, The Almighty has promised the institution of Khilafat for the true believers in the Holy Quran in Ayat-e-Istakhlaf (Chapter 24, Verse 56). This was prophesied by Holy Prophet Muhammad (saw) as well. With regard to the most recent times, it was finally made clear by Promised Messiah and Mehdi (as) under the divine guidance in his book Al-Wassiyyat (The Will) in 1905. So, anyone who claims to be an Ahmadi Muslim has to do Bai'at (Oath of allegiance) of the Caliph of the time. Arabic word "Bai'at" literally means selling oneself at the hands of the Caliph of the time. It simply connotes doing justice with one's covenant of obedience to the institution of Khilafat where Caliph is like heart and the follower follows him like a heart-beat.

This month marks the 114th year of the institution of Khilafat-e-Ahmadiyya. During this more than a century long period, countless servants of Khilafat-e-Ahmadiyya have passed away leaving behind a rich legacy of what obedience, respect, love and service to Khilafat means. One towering personality among those blessed souls is Dr. Abdus Salam. He was attached to Khilafat and associated Nizam-e-Jamaat (Administrative System of Khilafat-e-Ahmadiyya) from day one. A subservient attempt will be made here to showcase how Dr. Abdus Salam remained the devout of Khilafat-e-Ahmadiyya from the birth up to his last breath.

Before we conclude this introductory section, two very important points are in order. First, the father of Dr. Abdus Salam, Chaudhary Muhammad Hussain who accepted Ahmadiyyat just after 14 days from the demise of Khalifatul Masih I (ra). "He was a naked sword" for Ahmadiyyat as remarked about him once by Khalifatul Masih IV (rh). Chaudhary Muhammad Hussain was a very

Prayer and Salat

Chaudhry Sahibra was extremely dedicated and committed to supplication. Prayers and worship were an essential part of his being. He prayed diligently, virtuously, attentively and always at the earliest possible time.

During the prayers, he preferred the recitation of a person who demonstrated a clear understanding of the subject matter and took pauses appropriately. After arriving in the mosque, he spent his time in praising and remembering Allah.

He managed to observe prayers on time with extraordinary commitment. He made full use of time. He adorned his time with the remembrance of Allah.

He used to make a very diligent effort for offering Salat. He was very watchful to ensure that he offered his Salat on the exact, prescribed times.

PERSONALITY

He regarded each day and every moment to be Allah's blessing and tried to spend it in the best possible way. However, Sir Zafrullah Khan achieved a quiet but profound revolution in the character of Muslim orthodoxy.

He was a gifted and eloquent speaker with a devastating wit. His public image throughout was that of a nice man, pre-occupied in theological tenets with a dry and frugal living standard.

He never indulged in favoritism. His selections were always based on the principle that the right man was waiting to be found round the corner. .

His words always expressed a wealth of ideas and a view of things and their connections that at times sounded as if they came from another world. He was very sensitive and a man of fine temperament. Opponents never bothered him and he always passed them by with a smile of tolerance.

He never wasted time, words or money. He assisted a large number of students whose parents could not afford their education. He always lavishly donated towards appeals launched by the Supreme Heads of the Ahmadiyya Movement.He spent all his life in public service but regarded the time after his retirement as his happiest. He devoted all his time to the service of Islam. He was a real servant of God, and happiest when participating in functions of the Ahmadiyya Community.

Dignity is available to Ahmadiyyat as it is available to every other sect in Islam.. Sir Zafrullah Khan was a true son of Islam and he gave his best and finest to uphold what was according to the Quran and Sunnah. His greatest achievement in life was Ahmadiyyat which he served day and night till he passed away from this world.

He lived a simple — even austere life, but was extremely generous. Allah the Almighty had blessed Chaudhry Sahib[ra] with countless blessings and honours. Simplicity and dervish-like nature were the salient traits of his life.

Hazrat Chaudhry Sahib ra was an extremely punctual person. Once, he started a Talim-ul-Quran (study of the Quran) class in London that was attended by young students.He used to come a few minutes before the class and shut the door at the fixed time. Late-comers were not allowed in. Consequently, all the students became punctual in a couple of days.

He used to converse with loving kindness. He talked about religious and spiritual matters, intellectual and scholarly topics and narrated his personal anecdotes that were both very enlightening and light-hearted.

He was a legend in himself. He waged a struggle of intellect, human values and religious ethics with a colourful of heterogenous politics. and abundance for the benefit of a single purpose — the cause of Islam and Ahmadiyyat and the good of the common people.

He had a soft place in his heart for dreaming and pondering higher things, the meaning of life, the history of his native land and a burning and incessant urge for doing good was not through any intensified consciousness. It was because he had gazed with rapture at the blessed face of the Promised Messiah and taken the 'Covenant' at his Blessed Hands.

Hazrat Chaudhry Muhammad Zafrulla Khan Sahib[ra] departed from this world having lived a very blessed and successful life.May Allah the Exalted grant him a worthy station close to Him.

II, the second successor of the Promised Messiah (as) at the occasion of Shura (Advisory Council) in 1924. (Sir Zafarullah Khan had the privilege of serving in this capacity seventeen times).

Read the paper of Hazrat Khalifatul Masih II at the Conference of the World's Religions held in Wembley Hall, London, in 1924 (Sir Zafarullah Khan also acted as Secretary to Hazrat Khalifatul Masih II during his first tour to Europe).

At the initiation of Sir Zafarullah Khan the Jubilee of the Hazrat Khalifatul Masih II was organized in the year 1939.

In 1944, at the instance of Hazrat Khalifatul Masih II,Sir Zafarullah Khan dedicated his entire property for the cause of Ahmadiyyat.

Again in 1944, at the instance of Hazrat Kahlifatul Masih II,Sir Zafarullah khan joined in the noble work of translation of the Holy Quran into various languages.

From July to September 1955, accompanied Hazrat Khalifatul Masih II, during his second trip to Europe and served as his interpreter.

The presence of Hazrat Khalifatul- Masih II at all the important bends of Sir Zafrullah's career, gave an added dimension of excellence and personal involvement in all his achievements. He has left behind him a heritage of righteousness and dedication to duty that would sustain the young and old Ahmadis for a very long time. May God bless him and bless his great spiritual guide and master — Hazrat Khalifatul Masih II — for without him, there would have been no Sir Zafrullah Khan as we know him.

Interaction with Hazrat Khalifatul Masih III[ra]

In accordance with Quranic teachings, a contract was drafted to the effect that Chaudhry Sahib[ra] would pay the Jamaat £100,000 and the Jamaat would be responsible to pay it back. The draft was shown to Chaudhry Sahib[ra] one evening. He said that he would study it carefully, sign it and return it the next day.The following morning, Chaudhry Sahib[ra] said:"I mulled over it. My own self told me, 'Zafrulla Khan! You have reached this far because of Ahmadiyyat. All that you have achieved is due to blessings of this Jamaat. Do you now want to give the money to this beneficent Jamaat as a loan to be paid back?' My soul reproached me a lot. I really felt embarrassed about this and sought Divine forgiveness. I decided there and then that I shall present that amount to the Jamaat not as a loan, but as a humble donation." Saying that, he tore up the draft, wrote a cheque for £100,000 and presented it to the Jamaat. He pleaded that this donation should not be mentioned to anyone in his lifetime other than Hazrat Khalifatul Masih III[rh]. What an excellent example of sacrifice, humility and sincerity!

Hazrat Chaudhry Sahibra requested the Jamaat to allow him to reside in the small flat on the second floor whenever he needed accommodation while in London. Hazrat Khalifatul Masih III[rh] happily granted permission. One of his close friends told me that once Chaudhry Sahibra took him along to show him his flat. As he entered the bedroom he asked, "How do you cope in this small bedroom?" Chaudhry Sahib's answer was prompt and insightful: "The place where we are going after this life will be even narrower." How unique is the thinking of spiritually elevated people! They are ever-mindful of the Hereafter and keep preparing themselves for that ultimate, final journey. Simplicity, informality and contentment were the hallmarks of Hazrat Chaudhry Sahib's[ra] life.

Hazrat Chaudhry Muhammad Zafrulla Khan Sahibra was blessed with excellent language skills by Allah.Hazrat Khalifatul Masih IIIrh had directed him during his stay in Holland that he should visit London monthly and devote some time for the tarbiyat of the Jamaat there. Accordingly, he used to visit London, take talim and tarbiyat classes and deliver one Friday sermon, usually in English.

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

He was burried in the special enclosure of Bahishti Maqbara Rabwah.

Sir Zafrullah Khan achieved a quiet but profound revolution in the character of Muslim orthodoxy. The remarkable thing was that he did it without apparently doing so and without public controversy. His public image throughout was that of a nice man, pre-occupied in theological tenets with a dry and frugal living standard. He was one of the most distinguished members of the Ahmadiyya Muslim community and a companion of the founder of the community.

QURAN MAJEED

Sir Zafrullah Khan never believed in the image of the Quran being in one hand and the gun in the other. This type of image was essentially a myth and was never to be adhered to. He translated the Holy Quran into English, which was very popular.

Purity - Key to the Quran

"One of many characteristics of the Quran which marks it as the Word of God is that to arrive at the comprehension of its deeper meaning and significance, the seeker must, in addition to a certain degree of knowledge of the language and the principles of interpretation, cultivate purity of thought and action. The greater the purity of a person's life, the deeper and wider will be his comprehension of the meaning of the Quran (56:80)"

(Sir Zafrulla Khan)

Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, the Promised Messiah, (Peace be upon him) had produced such men among his followers as the world had never seen before except in the days of the Holy Prophet (Peace be upon him), Sahihzada Abdul Latif Shaheed, Maulvi Abdul Rahman and the young Niamat-Ullah Khan of Kabul, are some of the more prominent among the score of others who sacrificed their lives, properties, wives and children in the cause of Islam and Ahmadiyyat. They did so with smiles of triumph on their faces and complete disregard for all that was temporal and worldly. Sir Zafrullah Khan had an equal ranking in the Ahmadiyya List of Honours. Although he joined the Community at the tail-end of the Blessed era,yet he left behind many who preceded him in the long and arduous march of the Islamic dominance in the Latter Days.

Advice by Hazrat Khalifatul Masih I[ra]

Cocoa powder in hot milk was his favourite drink. The reason for that, as he put it, was that when he was about to leave for Europe for the first time, he visited Hazrat Khalifatul Masih I[ra] for prayers and guidance. One advice he received from Hazrat Hakeem Maulvi Nuruddinra was about the use of cocoa. He said: "You are going to England which is a cold country. People think that they need to drink alcohol to protect themselves from the cold. I am a physician and know very well that this is incorrect. If you feel like protecting yourself from the cold, use cocoa. It is nourishing and protects from the ill effects of cold." He remembered that advice always and benefited from it a great deal.

Guidance by HAZRAT KHALIFATUL MASIH II [ra]

Hazrat Khalifatul-Masih II, the second successor of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, the Promised Messiah and Holy Founder of the Ahmadiyya movement in Islam, beside being a great spiritual leader, was also a great connoisseur of human talents. His foresight, divinely gifted as it was to see through the unknown, had already made its choice regarding Sir Zafrullah Khan.

Even while he was practicing at Sialkot, the Khalifa had earmarked him for the important 'amarat' of the Ahmadiyya Community at Lahore. This was primarily linked with the formidable role that this hitherto unknown barrister was destined to play in later years in the politics of India. However, he realized the importance of the specific role for which he was being groomed by Hazrat Khalifatul-Masih II and started planning his career accordingly.

Served as Secretary to Hazrat Khalifatul Masih

Hazrat Ch Sir Muhammad Zafrullah Khan[RZ] A True Devout of Khilafat

Dr. Ehsan Basit, Qadian

Chaudhry Muhammad Zafrullah Khan, a key figure in the evolution of Muslim politics in the Indian Sub-Continent and a great servant of the renascent Islam. Hazrat Chaudhry Sahibra was a companion of the Promised Messiahas, member of the Viceroy's Executive Council, Judge of the Federal Court of India, President of the International Court of Justice, Pakistan's first foreign minister, Pakistan's representative to the UNO General Assembly and a devout servant of the Ahmadiyya Jamaat in Islam.

LIFE SKETCH

Ch. Mohammad Zafrulla Khan, was born in Daska, District Sialkot, on February 6, 1893. He graduated in 1911 from Government College, Lahore. He was the oldest 'Ravian'. He studied at Lincoln's Inn, and was called to the Bar in 1914. He was member of Punjab Legislative Council from 1926 to 1935, member of Governor General's Executive Council in India from 1935-1941, and Senior Judge of the Federal Court of India from 1941 to 1947. He had the distinction of becoming the first Foreign Minister of Pakistan (1947-54).

He was elected Judge of the International Court of Justice 1954-61, Vice President of the World Court from 1958-61 and then its President from 1970-73. He became President of the General Assembly of the United Nations in 1962-**63. He was the only person ever to become both President of the U.N. General Assembly and President of the International Court of Justice**

He was one of the founder-members and pioneers of the All-India Muslim League. He was President of the All-India Muslim League in 1930, throughout the turbulent period of the Muslims' struggle for independence in India.

He was specially nominated in early 1947 at the United Nations to support the cause of Palestine, for which he earned plaudits from the Arabs and, as an acknowledgement of his achievements, King Hussein of Jordan awarded him the "Star of Jordan", the land's highest civil award, and Tunisia and Morocco honored him with their highest civil awards too. Similar awards were bestowed upon him by Algeria, Libya and Syria. His singular and selfless efforts helped Libya, Algeria and Tunisia gain their independence. His efforts in connection with the Palestine problem and independence of the Muslim countries of Africa and Middle East have been repeatedly acclaimed by Muslim scholars in general and Middle East scholars and diplomats in particular.

He was the author of 18 books on different subjects ranging from politics to international law and religion. These books were mostly published by reputed publishers of Britain and the United States. He wrote two autobiographies, one in English and the other in Urdu. His translation in English of the Holy Quran has been greatly acclaimed in the West. Among his better-known books are The Agony of Pakistan,' 'Servant of God', 'Islam: Its Meaning For Man' and 'Pilgrimage to the House of Allah,' etc.

He passed away on 1 September 1985 in Lahore. The UK Ahmadiyya Jamaat, greatly indebted to the late Chaudhry Sahibra for his favors, sent a 3-man delegation to Pakistan for participation in the funeral prayer with approval from Hazrat Khalifatul Masih IV[rh].

His body lay in the house of Chaudhry Hameed Nasrullah Khan Sahib's house, where he had passed away. There was a steady stream of Ahmadis and non-Ahmadis visiting for condolences. His Sacered body was placed in white sheet. Dressed in white sheets, the pious saint rested with amazing splendor. Even at that time, the badge bearing the kalima which he had dedicated all his faculties for throughout his life, was shining on his chest.

Christians speechless.

God Almighty's Support of the Promised Messiah (as)

His Holiness (aba) said that once, a person said to the Promised Messiah (as) that Muslims only listen to their clerics, and if he wanted to propagate his message, then he should have invited these clerics and explained to them that Jesus (as) has passed away, and then he should have also given various proofs for the second coming of Jesus (as) and the advent of the Promised Messiah (as). The Promised Messiah (as) said that his mission was not a man-made one, and God Himself would see to its spread and success.

His Holiness (aba) said that there was also the sign of the solar and lunar eclipses which were fulfilled as signs of the Promised Messiah's (as) truthfulness. There were many signs that were fulfilled, however Muslims would say that even though all the signs foretold to accompany the latter day Messiah were fulfilled, it was simply a matter of coincidence that there was a claimant to being the Messiah.

His Holiness (aba) said that the Promised Messiah (as) was always supported by the help of God. There were numerous plots against the Promised Messiah (as) and various false charges levelled against him as well. However, God would bring the falsehood of these claims to light. Once, while people were plotting how to defeat the Promised Messiah (as) and came up with various schemes. One person, Maulvi Umaruddin suggested that there was no reason to devise such intricate plots, he would simply go and kill the Promised Messiah (as). He was told that such plots had already been attempted but to no avail. Maulvi Umaruddin thought that if so many attempts had been made, yet the Promised Messiah (as) was still saved, then he must be truthful. As a result, he went to Qadian and pledged allegiance to the Promised Messiah (as). There were many opponents who wished to eliminate the Promised Messiah (as), but according to His promise, God ensured that the Promised Messiah (as) was always protected. His Holiness (aba) quoted the Promised Messiah (as) said that a seed planted by God is protected by his angels. Had this movement been initiated by man, then it would have been erased, however if it has been established by God, then it will remain strong and strive forth.

His Holiness (aba) prayed that may we fulfil our pledge of allegiance and reap the blessings of Allah by spreading the message of the Promised Messiah (as). May we never be among those who are disloyal.

Launch of Kurdish Website

His Holiness (aba) announced the launch of the Ahmadiyya Community's website in the Kurdish language, which is yet another means of spreading the message of the Promised Messiah (as). The website comprises various articles, commentaries, videos etc. It also comprises Community literature, including writings of the Promised Messiah (as) and the Caliphs. His Holiness (aba) said that he would launch the website after the Friday prayers. His Holiness (aba) prayed that may this website be a source of blessings.

An Appeal for Prayers

His Holiness (aba) once again made an appeal for prayers in light of the current state of the world. May Allah the Almighty save the world from destruction, enable people to see reason and to recognise their Creator.***

HR
Sk. Anas Ahmad
Mob : 9861084857
9583048641
email : anash.race@gmail.com

H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works
Sliding Window, Door, Partition, ACP Work,
Glazing, Steel Railing etc.
Sivananda Complex, Machhuati, Near Salipur SBI

during the time of the Promised Messiah (as) a man from Rampur came to the Promised Messiah (as) saying that he wished to pledge allegiance. The Promised Messiah (as) was surprised and asked how the man had come to know of him, as there are not many members of the Community in Rampur nor has the Community extensively propagated its message there. The man said that he was given a book by Maulvi Sanaullah in which he had written against the Ahmadiyya Community and gathered various references of the Promised Messiah (as). The man wished to check the references from the original source, and upon opening the books of the Promised Messiah (as) he was astonished at the manner in which he had praised and expressed love for the Holy Prophet (sa) and the manner in which he had defended Islam. This changed his heart and he decided to pledge allegiance to the Promised Messiah (as).

Example of the Promised Messiah's (as) Humility

His Holiness (aba) said that another allegation raised against prophets is that they can be stern at times. Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmud Ahmad (ra) explained that a prophet is never stern for themselves, rather it is in defence and protection of their faith. Otherwise, when it comes to themselves, prophets adopt the utmost humility. For example, once, while the Promised Messiah (as) was walking in Lahore, a man came and pushed him, however the Promised Messiah (as) did not allow those with him to retaliate. Instead, the Promised Messiah (as) said that he must have done so thinking he was defending the truth, because clerics had indoctrinated him with the thought that the Promised Messiah (as) was false. Thus, a prophet only stands to defend the faith and adopts humility when it comes to themselves.

His Holiness (aba) said that God Himself decides who to honour, and in this day and age, true honour is associated with the Promised Messiah (as). He said that clerics such as Maulvi Sanaullah were only known because of their opposition to the Promised Messiah (as). His Holiness (aba) said that the same proves today, as clerics attain prominence and are known when they raise their voices in opposition to Ahmadiyyat.

Attempts to Dishonour the Promised Messiah (as) Backfire

His Holiness (aba) said that once Maulvi Muhammad Husain Batalvi levelled false charges against the Promised Messiah (as) due to which a hearing was scheduled. When the Promised Messiah (as) arrived, Captain Douglas, the deputy commissioner, offered the Promised Messiah (as) a chair to sit on. Maulvi Muhammad Husain Batalvi had plotted this all in order to try and humiliate the Promised Messiah (as), so it angered him to see that the Promised Messiah (as) was being respected and had been given a chair. Thus, Batalvi also demanded to be given a chair. Upon this, Captain Douglas sternly told him that he would not be given a chair. Thus, although Batalvi wished to humiliate the Promised Messiah (as), it was in fact he who was humiliated by God.

His Holiness (aba) said that once the Promised Messiah (as) had a debate with some Christians. When the Christians realised that none of their arguments were working, they devised a plot whereby they brought some blind, deaf and disabled people and when the Promised Messiah (as) arrived, they demanded that if he claimed to be the second coming of Jesus, then he should cure this people, just as he had. The Muslims present became worried, however the Promised Messiah (as) replied that according to Islam, Jesus (as) did not physically heal such people. He said that he could show miracles similar to those shown by the Holy Prophet (sa). If Christians believe that Jesus (as) physically healed people, then the Bible also says that if one possesses faith even as much as a mustard seed, then they too can cure such people. The Promised Messiah (as) said that the Christians had made things much easier for him, and said that according to their own teaching, if they held even as much faith as a mustard seed, then they should prove it by curing these people they had brought. This answer by the Promised Messiah (as) rendered the

Summary of the Friday Sermon delivered by Hadrat Khalifa-tul-Masih V (May Allah be his Helper)on 25TH March 2021 at Mubarak Mosque Islamabad, Tilford, UK.

After reciting Tashahhud, Ta'awwuz and Surah al-Fatihah, His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad (aba) said that two days ago was 23 March which is known in the Ahmadiyya Community as Promised Messiah (as) Day. This was the day on which the first bai'at (pledge of allegiance) was taken at his hand.

His Holiness (aba) said that the Community holds Jalsas (gatherings) to commemorate this day by recounting the purpose of the Promised Messiah's (as) advent which was foretold by the Holy Prophet (sa) and accompanied with numerous signs.

The Purpose of the Promised Messiah's (as) Advent

His Holiness (aba) said that with regards to the purpose of his advent, the Promised Messiah (as) said that God commissioned him to defend Islam at a time when it was being attacked from all sides. In fact, there were about 60 million Muslims in India, and there was 60 million books written against the religion of Islam. Had God Himself not procured the means for its protection, then Islam would have been erased from the face of the earth. However God would not allow this to happen, and according to His promise, established the means for the protection of Islam.

His Holiness (aba) said that he would quote various writings of the Second Caliph, Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmud Ahmad (ra) regarding the Promised Messiah (as). His Holiness (aba) said that hearing these incidents can be beneficial only if we ponder over them and use them as a means to strengthen our faith.

Answering An Allegation

His Holiness (aba) said that one of the allegations which is usually raised against prophets is that whatever they say or teach is told to them by someone else. This allegation was also raised against the Holy Prophet (sa), whereas the things taught by the Holy Prophet (sa) could not have been told to him by any other man. His Holiness (aba) said that the same allegation was raised against the Promised Messiah (as).

His Holiness (aba) said it was alleged that Maulvi Charagh Ali used to write about various topics to the Promised Messiah (as) and the Promised Messiah (as) used those to write his book Barahin-e-Ahmadiyya. Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmud Ahmad (ra) says that it contradicts reason to think that Maulvi Charagh Ali would take his best points and send them to someone else to publish, rather than publishing them himself. Furthermore, if one were to compare the writings of the Promised Messiah (as) with the writings of Maulvi Charagh Ali, it would become clear that there is absolutely no similarity between the two. Maulvi Charagh Ali merely gathered Biblical references in his books, whereas the Promised Messiah (as) presented such knowledge regarding Islam in his books which had never been brought to light in 1,300 years.

How Opposition Serves a Purpose

His Holiness (aba) quoted Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmud Ahmad (ra) who relates that the Promised Messiah (as) used to say that it bothered him when people cursed him, but it also bothered him if they didn't, because without opposition, the Community would not flourish. There were various occasions where opposition arose which caused disorder during the time of the Promised Messiah (as), and people thought that it would be the end of the Community. However, every time, in the face of such opposition, the Ahmadiyya Community would always come out of these hardships even stronger. His Holiness (aba) said that this has always been the case, and will continue to be the case. Even today, opponents and hypocrites do their utmost, yet the Ahmadiyya Community will persist and only get stronger.

His Holiness (aba) said that at times when opponents say things against the Community, people wish to see the reality for themselves and whether there is any truth to the claims. Once,

ALL KERLA FAZLE UMAR
CRICKET TOURNAMENT
کے مناظر

مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد کے خدام وقار عمل کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے خدام وقار عمل کرتے ہوئے

Registered with Registrar of Newspapers of India at PUNBIL/2017/74323 Postal Registration No: GDP-46/2021-23
Annual Subscription: ₹220 (20/copy) By Air $50 Weight: 40-100 grams/Issue

Monthly MISHKAT Qadian

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

PH: +91-1872-220139 FAX: 222139 E-mail: mishkatqadian@gmail.com

Chairman: K. Tariq Ahmad
Editor: Niyaz Ahmad Naik +91-9779454423
Manager: Syed Abdul Hadee +91-9915557537

Volume 6 May 2022 CE Issue 05

خلافت احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اب یاد رہے کہ اگرچہ قرآن کریم میں اس قسم کی بہت سی آیتیں ایسی ہیں جو اس اُمّت میں خلافت دائمی کی بشارت دیتی ہیں اور احادیث بھی اس بارہ میں بہت سی بھری پڑی ہیں لیکن بالفعل اس قدر لکھنا ان لوگوں کے لئے کافی ہے جو حقائق ثابت شدہ کو دولت عظمیٰ سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں اور اسلام کی نسبت اس سے بڑھ کر اور کوئی بد اندیشی نہیں کہ اس کو مردہ مذہب خیال کیا جائے اور اس کی برکات کو صرف قرن اوّل تک محدود رکھا جائے۔

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 ص353)

تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جُدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 ص305)

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian, Distt-Gurdaspur, 143516, Punjab, India and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Distt-Gurdaspur, 143516, Punjab, India. **Editor:** Niyaz Ahmad Naik